Monthly Mustafai News Karach

ماہنامہ مصطفائی نیوز کراچی

جلد نمبر 03 شمارہ نمبر 25

جنوری 2010

اردو سیکھئے اردو بولیئے
اردو لکھئے اردو سے پیار کیجئے
اردو کو فروغ دیجئے

اس لئے کہ

اردو ہماری قومی زبان ہے
اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

چیف ایڈیٹر
محمد عابد ضیائی قادری
ایڈیٹر
صفدر نوری
ایگزیکٹو ایڈیٹر
محمد صدیق حبیب

مجلس مشاورت
علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
ڈاکٹر جلال الدین نوری
پروفیسر ڈاکٹر ارتضیٰ جبین اشرف
ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
نوخیز انور صدیقی
محمد اسلم الوری
پروفیسر ریاض نوری
انجینئر ادریس غفار
ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ
جاوید مصطفائی

مجلس ادارت
مفتی محمد عاصم نیروی
مولانا محمد ذاکر صدیقی
معین الدین نوری
عبد العزیز موسیٰ
سعید النبی خان
حافظ عبد الواحد
نعمان رحمانی
ڈاکٹر خالد اقبال
ذیشان مصطفائی

نمائندگان
بیورو چیف لاہور: ساجد الرحمٰن سلہری
اسلام آباد: جاوید خان
گجرات: عبد القادر مصطفائی
حیدرآباد: سلیم اختر غوری
پشاور: رفیق قریشی
چکوال: گل احمد
گوجرانوالہ: حافظ قاسم مصطفائی
فیصل آباد: ہارون رشید
منڈی بہاؤالدین: ڈاکٹر ارشد القادری
ملتان: طالش عقیل میرانی
ایبٹ آباد: محمد حنیف عباسی
راولپنڈی: مولانا عبد الکبیر میر

قانونی مشیران: شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

کمپوزنگ و گرافکس: سیاب احمد صدیقی

قیمت 20 روپے، سالانہ 250 روپے مع ڈاک خرچ

اس شمارے میں

فروغ فکر قرآن		01
اداریہ		03
ایک حیرت انگیز انکشاف جو قابل غور بھی ہے	ڈاکٹر صفدر محمود	04
تگ و تاز	ادارہ	05
مصطفائی فاؤنڈیشن اور المصطفیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل کی سرگرمیاں	ادارہ	12
مصطفائی ماڈل ہائی اسکول بدو کی لاہور (رپورٹ)	ادارہ	14
مصطفائی فاؤنڈیشن ضلع جھنگ، سرگرمیاں	ادارہ	16
قافلۂ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری	17
میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں	ڈاکٹر عبد القدیر خان	19
اطلاعات	ادارہ	20
ہمیں فکر کرنی چاہیے	محمد امین نگسی	21
حضرت عبداللہ شاہ غازی کی سوانح حیات	سیاب احمد صدیقی	23
انٹرنیٹ سیکھنے کی اہمیت و فوائد (نقصانات کا شعور)	نعمان رحمانی	25
کیا جمہوریت اس طرح مضبوط ہوگی؟	عرفان صدیقی	26
محرم الحرام میں رونما ہونے والے اہم واقعات	ادارہ	28
خواتین کا صفحہ	ڈاکٹر عفت صدیقی	31
بچوں کا صفحہ	عبد الباسط	32

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

contact : 0321-8234458 -03008234458 ' 0300-9551332 ' 03002136897 -0345-2229903
Email:-mustafainews@gmail.com/mustafainews@ymail.com
Website:www.mustafai.com

مقام اشاعت
03 مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی
کراچی پاکستان 74000

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پبلشر محمد صدیق حبیب نے سٹی پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

اقرأ باسم ربک

فروغ قرآن

قرآن پڑھیں......قرآن سمجھیں......قرآن پر عمل کریں

سورہ مریم

سورۂ کہف میں بتایا گیا کہ جو لوگ تصور صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کرتے ہیں اللہ ان کی عبادت قبول فرماتا ہے رحمتوں سے نوازتا ہے۔ سورۂ مریم میں اللہ کی رحمتوں کا ذکر ہے۔ حروف مقطعات ک، ہ، ی، ع، ص، میں عین و صاد حضور سرکار دو عالم ہی کے دو نام ہیں آپ ہی وسیلہ رحمت ہیں جن کو جو ملا اسی وسیلہ رحمت سے ملا۔ پھر ان انبیاء علیہم السلام میں سے چند کا ذکر آتا ہے جن کی دعاؤں کو جس طرح اللہ نے چاہا قبول فرمایا۔ اور جس طرح چاہا اپنی رحمت سے نوازا۔ حضرت زکریہ علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد دی حضرت مریم علیہا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام عطا ہوئے۔ روح القدس سے تقویت بخشی گئی۔ اسی طرح دیگر انبیاء کا ذکر ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اسباب سے غافل نہ ہو لیکن اسباب ہی کو سب کچھ نہ سمجھو، نظر مسبب الاسباب ہی پر ہے۔ رحمت قوئی کی محتاج نہیں قوئی رحمت کے محتاج ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام بلا باپ کے پیدا ہوں پھر بھی اللہ کے بندے، اس کے نبی ہیں حضرت مریم علیہا السلام کی پاک اور معصوم زندگی کی صداقت کی گواہی بھی اپنے گہوارہ میں دیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندۂ اللہ کے نبی ہیں ان کی پیدائش زندگی اور آسمان کی طرف اٹھایا جانا سب ہی معجزہ ہے۔ یہ سب اللہ کے ایک امر کن کا کرشمہ ہے اس پر خدا کا دھوکہ کھانا نادانی ہے۔ اللہ، اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کیوں دھوکہ کھاؤ، ہلاکت میں پڑو اس کی رحمت کو سمجھو، پاؤ کہ یہی موجب فلاح ہے۔

فروغ عشق رسول

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

تقدیر کے ماتھے پہ کبھی یوں بھی لکھا ہو
آقا ترے قدموں میں گنہگار پڑا ہو

سوچوں میں ترے پیار کے نغمات لکھے ہوں
ہونٹوں پہ فقط صلی علیٰ صلی علیٰ ہو

میں تیرے سوا اور نہ کچھ دیکھنا چاہوں
آنکھوں کے دریچوں میں جو تو جلوہ نما ہو

اک رات ترے لمس کی خوشبو میں گزاروں
اک خواب تری دید کے خاکوں میں ڈھلا ہو

مقصود میں مر جاؤں مدینے کی گلی میں
تقدیر کے ماتھے پہ کبھی یوں بھی لکھا ہو

مقصود علی شاہ

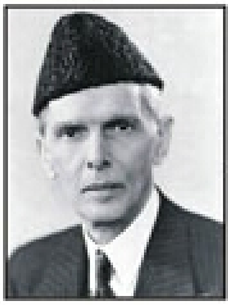

فرمانِ قائدِ اعظمؒ

قدرت نے آپ کو ہر نعمت سے نوازا ہے۔
آپ کے پاس لامحدود وسائل موجود ہیں۔ آپ کی ریاست کی بنیادیں مضبوطی سے رکھ دی گئی ہیں۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ نہ صرف اس کی تعمیر کریں بلکہ جلد از جلد اور عمدہ سے عمدہ تعمیر کریں۔ سو آگے بڑھیئے اور بڑھتے ہی جایئے۔
پاکستان کی پہلی سالگرہ پر پیغام (۱۹۴۸ء)

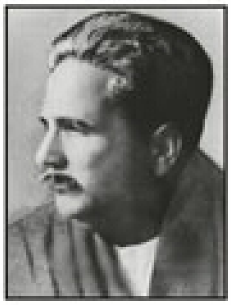

فرمانِ اقبالؒ

حکمت مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لئے ہے اکسیر
دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر
(ضرب کلیم)

اداریہ انقلاب خیر

عدلیہ کا تاریخی فیصلہ

اگر ہم اپنے ماضی پر نظر ڈالیں تو ۱۶ دسمبر ہماری قومی تاریخ کا بدنما دھبہ تھا، لیکن اس بار ۱۶ دسمبر کو ہماری عدلیہ نے اپنے ایک تاریخ ساز فیصلے کے ذریعے اس دن کو پاکستان کا یادگار دن بنا ڈالا، آج ہم بھی دنیا کے سامنے سر اٹھا سکتے ہیں کہ ہم بھی ایک آزاد عدلیہ کے حامل ہیں۔ قومیں بڑے فیصلوں سے جنم لیتی ہیں، پاکستانی عدلیہ کی تاریخ میں حکمران اور مقتدر قوتوں کے خلاف کبھی کوئی متفقہ فیصلہ دیکھنے کو نہیں ملتا تھا، لیکن سپریم کورٹ آف پاکستان کے حالیہ عظیم فیصلے نے قوم کی بے حس اور مردہ رگوں میں نیا خون شامل کر دیا ہے، بلاشبہ اس پر عدلیہ کے ساتھ ساری قوم بھی مبارک باد کی مستحق ہے۔ آج ساری قوم ''این آر او'' کے خلاف آزاد عدلیہ کے اس شاندار فیصلے پر خوشیاں منا رہی ہے۔ یہ فیصلہ عوام کی امنگوں کا مظہر ہے اور عوام بھی ایسے ہی فیصلے کی منتظر تھی۔ ملکی تاریخ میں یہ پہلی عدلیہ ہے جو عوام کے کاندھوں پر بیٹھ کر یہاں تک پہنچی ہے اور اسی اعتماد کے سبب آج عدلیہ حکومتِ وقت کے خلاف بھی بلاجھجک انصاف پر مبنی فیصلے دے رہی ہے۔ عدلیہ کے موجودہ سنہری فیصلے پر خوشی کے شادیانے بجائے جا رہے ہیں اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں طاقتوروں کے حق میں فیصلے آتے رہے، پہلی بار حکمرانوں اور اثر و رسوخ رکھنے والے لوگوں کے خلاف فیصلہ آیا ہے لیکن افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ تاحال حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی، انصاف پسند اور حقیقی سیاسی و قومی رہنما تو اپنے خلاف معمولی سا الزام سامنے آنے پر ہی اپنے عہدوں سے الگ ہو جایا کرتے ہیں مگر یہاں صورتحال یکسر مختلف ہے۔ آئین سے متصادم ''این آر او'' کے حوالے سے عدالتِ عالیہ کا فیصلہ آنے کے باوجود بھی، حکومتی عہدوں سے چمٹے ہوئے افراد ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ ہمارے وزیر اعظم جنہوں نے کہا تھا کہ ''این آر او'' کی فہرست میں اگر ان کی اہلیہ کا نام بھی آ گیا تو وہ وزارتِ عظمٰی سے فوراً مستعفی ہو جائیں گے، اپنے حوالے سے ایسی اخلاقی جرات کا مظاہرہ کرنے کا عندیہ دینے والے وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی ابھی تک اپنے کسی وزیر سے استعفٰی طلب نہیں کر سکے۔ سینیٹر انور بیگ نے اسی حوالے سے کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم اپنی کابینہ کے وزراء سے استعفے طلب کرنے کی جرات نہیں رکھتے تو انہیں پہلی فلائٹ سے ملتان چلے جانا چاہیئے۔ اگر موجودہ حکومت ''این آر او'' کا ''پنڈورا بکس'' کھلنے سے قبل ہی اپنے وزراء سے استعفے حاصل کر لیتی تو آج حکومت پر جس قدر پریشر دکھائی دیتا ہے، وہ نہ ہوتا۔ شاید آصف زرداری نے صدارتی الیکشن ایسی ہی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے لڑا تھا تاکہ بطور صدر ان پر مقدمات کی کارروائی لاگو نہ ہو سکے، حالانکہ موجودہ حکومت کو یہ خبر ہونی چاہیے کہ عدالتی فیصلے پر فوری عمل نہ کرنے سے ان کی اخلاقی حیثیت مزید کمزور ہو سکتی ہے اور دھیرے دھیرے ہر طرف سے صدر کے مستعفی ہونے کا مطالبہ زور پکڑے گا۔ آنے والے دنوں میں نظر یہی آتا ہے کہ وکلاء، سول سوسائٹی کے ہمراہ دوبارہ سڑکوں پر دکھائی دیں گے اور کرپٹ لوگوں کے احتساب کا مطالبہ شد و مد کے ساتھ سامنے آئے گا ایسے میں فرینڈلی اپوزیشن بھی حکومت کی کوتاہیوں سے مزید چشم پوشی نہیں کر سکے گی اور آخر کار، تان مڈٹرم الیکشن پر ٹوٹے گی۔ ایسے میں اگر عوام، جو پہلے ہی آٹا، چینی، گیس، بجلی کے بحرانوں کے ساتھ بدامنی کا شکار ہیں، سڑکوں پر آ گئے تو پھر کیا ہوگا؟ اس کا اندازہ شاید کسی کو بھی نہیں۔ لوٹی ہوئی دولت واپس نہ کی گئی تو پھر سیاست اور طاقت کا میدان تو گیا۔

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

کراچی کے خونیں واقعات کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائی جائیں

کراچی میں جلاؤ گھیراؤ کی وجہ سے چند گھنٹوں میں اربوں روپے کا جو نقصان ہوا اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ کراچی جنوبی وزیرستان اور سوات سے زیادہ حساس علاقہ ہے اور اس شہر میں ایسے شرپسند موجود ہیں جو وزیرستان اور سوات کے دہشت گردوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ ہزاروں رینجرز اور پولیس اہلکاروں کی موجودگی میں ان شرپسندوں نے جو آگ لگائی اس سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بے بسی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ کون لوگ تھے؟ کراچی میں ان کے اڈے کہاں کہاں واقع ہیں ایک سو کے لگ بھگ لوگ ہزاروں اہلکاروں کو کس طرح بے بس کر سکتے ہیں اس کی اعلیٰ سطحی تحقیقات ہونی چاہئے۔ تحقیقات کے نتیجے میں جو لوگ بھی اس شرپسندی میں ملوث پائے جائیں ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو سوات اور وزیرستان کے دہشت گردوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ کراچی ایک اور آپریشن کلین اپ کا تقاضا کر رہا ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حوالے سے تمام سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لے کر فوری کارروائی کی جائے تاکہ عروس البلاد میں موجود دہشت گردوں کو ان کے انجام تک پہنچایا جائے خواہ ان کا تعلق کسی بھی سیاسی پارٹی یا مذہبی گروہ سے کیوں نہ ہو۔

ایک حیرت انگیز انکشاف جو قابل غور بھی ہے

ڈاکٹر صفدر محمود

آج میں آپ کو ایک نہایت دلچسپ بات بتانے والا ہوں جسے کچھ لوگ قدرت کی رمزیں، کچھ لوگ حسن اتفاق اور کچھ حضرات محض تاریخی حادثات قرار دیں گے لیکن ہماری تاریخ کا یہ پہلو فکر انگیز، منفرد اور قابل غور ہے اس لئے میرے ساتھ رہیے گا اور میں جو کچھ کہنے والا ہوں اس پر غور کیجئے گا۔

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان چودہ اور پندرہ اگست 1947ء کی درمیانی شب رات بارہ بجے معرض وجود میں آیا تھا اور بارہ بجتے ہی آل انڈیا ریڈیو لاہور، پشاور نے یہ "ریڈیو پاکستان ہے" کا اعلان کر کے پاکستان کے طول وعرض میں جشن آزادی کا سماں پیدا کر دیا تھا جس کا ایک ایک لمحہ جوش و جذبے اور بے انتہا مسرتوں سے لبریز تھا۔ چنانچہ ہمارا پہلا یوم پاکستان پندرہ اگست 1947ء کو منایا گیا جو جمعۃ الوداع تھا اور جس رات پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں یعنی شب قدر تھی۔ یہ رمزیں صرف ان لوگوں کے لئے معنی خیز ہیں جو انہیں سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ورنہ عام لوگوں کے لئے پاکستان کے موجودہ تناظر میں بم دھماکوں اور خودکش حملوں کے شعلوں میں گرفتار ہو کر ایسی بات کرنا محض اندھیرے میں تیر چلانے کے مترادف ہے جو لوگ قدرت کے ان اشاروں کو اہمیت دیتے ہیں انہیں بہرحال یقین ہے کہ پاکستان قیامت تک قائم و دائم رہے گا اور یہ کہ ہم نے بحیثیت قوم ان اشاروں کے تقاضے پورے نہیں کئے لہٰذا موجودہ ابتلاء سے نکلنے کا راستہ توبہ واستغفار میں ہے۔ میں تو ایک "دنیادار" انسان ہوں اس لئے میں قدرت کے بھید کیا سمجھوں اور کیا جانوں؟

بات دور نکل گئی میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چونکہ پاکستان 14 اور 15 / اگست کی نصف شب قائم ہوا تھا چنانچہ ہمارے پاس یہ چوائس تھی کہ ہم 14 یا 15 / اگست میں سے کسی ایک دن کو یوم آزادی قرار دے دیں۔ ہندو جوتشیوں نے ہندوستان کیلئے پندرہ اگست کا دن مبارک یا "شبھ" جانا چنانچہ حکومت ہند نے اسی دن کو اپنا یوم آزادی قرار دے دیا جبکہ پاکستان نے 14 / اگست کو اپنا یوم آزادی ڈکلیئر کر دیا۔

قائداعظمؒ کی دو ہی محبتیں تھیں پہلی محبت رتی ڈنکشا تھی اور دوسری محبت جو منزل بن گئی وہ پاکستان تھی۔ قائداعظم نے رتی ڈنکشا سے نکاح کرنے سے قبل اسے مولانا شاہ احمد نورانی کے تایا مولانا نذیر صدیقی امام جامع مسجد بمبئی کے ہاتھ پر شرف بہ اسلام کیا اور پھر اس سے شادی کی۔ ان کے بطن سے ان کی اکلوتی اولاد دینا پیدا ہوئی اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دینا جناح بھی 14 اور 15 / اگست کی درمیانی شب 1919ء کو پیدا ہوئی اور پاکستان بھی 14 اور 15 / اگست کی درمیانی شب پیدا ہوا۔ دینا نے بھی 15 اگست 1919ء کے دن پہلی بار سورج کی کرنیں دیکھیں اور یہ جمعہ کا دن تھا جبکہ پاکستان نے بھی پندرہ اگست 1947ء کو پہلی بار آزادی کا اجالا دیکھا اور یہ بھی جمعہ کا دن تھا۔

ایک اور حیرت انگیز اور قابل غور پہلو پر غور کیجئے کہ بعض اوقات تاریخی حقائق کے پس پردہ قدرت اپنا ہاتھ دکھاتی اور ہمیں کچھ سمجھاتی ہے لیکن ہم آسانی سے سمجھنے والے نہیں۔ بہرحال آپ ذرا غور کریں اور تھوڑی سی تحقیق کریں تو آپ حیرت زدہ رہ جائیں گے مثلاً یہ کہ قائداعظم کا انتقال 11 ستمبر 1948ء کو ہوا۔ 1948ء سے لیکر آج تک پاکستان کا یوم آزادی، قائداعظم کا یوم ولادت 25 دسمبر اور قائداعظم کا یوم وفات 11 ستمبر ایک ہی دن ہوتا ہے اسکی وضاحت کے لئے آپ کو موجودہ سال 2010ء کی مثال دیتا ہوں۔ پاکستان کا یوم آزادی 14 / اگست بروز ہفتہ ہوگا، قائداعظم کا یوم وفات 11 ستمبر ہفتہ کا دن ہوگا اور اسی طرح قائداعظم کا یوم پیدائش 25 دسمبر بھی ہفتہ کے دن منایا جائے گا۔ آپ کی سہولت کے لئے اور بات سمجھانے کے لئے گزشتہ چند برسوں کا چارٹ پیش خدمت ہے جس سے یہ نقطہ واضح ہو جائے گا۔ آپ چاہیں تو جنتری سامنے رکھ کر 1948ء

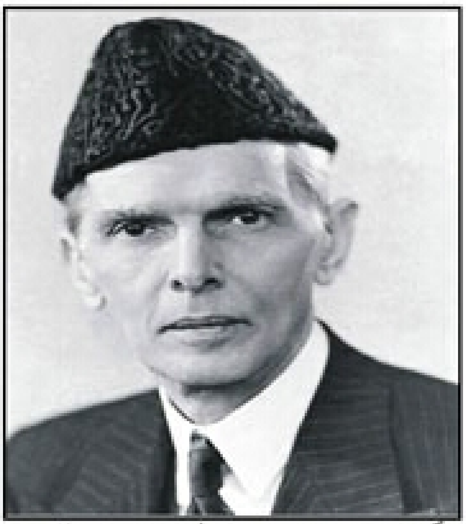

سے لیکر 2010ء تک کا نقشہ تیار کر لیں تو آپ پر راز کھلے گا کہ قائداعظم اور پاکستان ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم تھے اور ہر سال قائداعظم کا یوم پیدائش، یوم وفات اور یوم پاکستان مختلف مہینے ہونے کے باوجود ایک ہی دن ہوتا ہے۔ اگر قدرت قائد اعظمؒ کا یوم وفات بارہ ستمبر 1948 طے کر دیتی تو یہ نقشہ نہ بن سکتا اور وہ یوم مختلف ہو جاتا۔ میں نے صرف اپنی بات کی وضاحت کے لئے چند برسوں کا نقشہ بنایا ہے جو درج ذیل ہے۔

مجھے پاکستانیات کا یہ پہلو نہایت دلچسپ اور حیرت انگیز لگا چنانچہ میں نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ میرے مطالعے کے مطابق آپ کو عالمی تاریخ میں اس طرح کی مثالیں شاید ہی ملیں۔ بہرحال آپ اسے محض حسن اتفاق کہیں یا تاریخ کا حادثہ سمجھیں یا اس کے پس پردہ قدرت کی رمزیں تلاش کریں۔

یہ آپکی مرضی...!!

تگ و تاز

کراچی ایک بار پھر دہشت گردی کی نظر

کراچی: تخریب کاروں کے مارکیٹوں پر حملے، ہزاروں دکانیں جلادی گئیں، اربوں روپے کا نقصان

کراچی (مصطفائی نیوز) عاشورہ کے روز کراچی میں ہونے والی ہنگامہ آرائی میں تخریب کاروں نے مارکیٹوں پر حملے کر کے ہزاروں دکانیں جلا دیں جس سے اربوں روپے کا نقصان ہوا، آتشزدگی کیلئے کیمیکل استعمال کیا گیا اور دکانوں اور گوداموں کو لوٹا بھی گیا، دکانیں جلتی دیکھ کر دکاندار زار و قطار روتے رہے، آگ کی اطلاع ملتے ہی 2 تاجروں کو دل کا دورہ پڑ گیا، خودکش دھماکے کے فوراً بعد شرپسندوں نے سیکورٹی اہلکاروں پر حملے کئے، ہوائی فائرنگ کے ساتھ پتھراؤ بھی کیا گیا، بینک، گودام، پولیس موبائلوں اور متعدد گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی، امدادی کارکنوں اور فائر فائٹرز پر بھی تشدد کیا گیا، پورے پاکستان کو پلاسٹک، کاغذ، پرانے کپڑے، ادویات، کھلونے، بجلی کا سامان فراہم کرنے والی ایم اے جناح روڈ پر واقع بولٹن مارکیٹ سمیت مختلف مارکیٹوں میں ہزاروں دکانیں جلا دی گئیں، جس سے ہزاروں تاجر قلاش اور کارکن بے روزگار ہو گئے، اربوں روپے کا نقصان برسوں پورا نہیں ہو سکے گا 10 محرم کو دہشت گرد ملک کی معیشت پر ایک کاری ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق 10 محرم الحرام کو خودکش حملے کے فوراً بعد جائے وقوع پر نامعلوم تخریب کاروں کے ایک گروہ نے اچانک ہنگامہ شروع کر دیا، ان میں سے بعض مسلح افراد نے ہوائی فائرنگ کی اور سیکورٹی اہلکاروں پر پتھراؤ کے ساتھ ساتھ وہاں کھڑی پولیس موبائلیں، کے ای ایس کی گاڑی، آرام باغ پولیس چوکی کے انچارج کی سرکاری اور ایم اے جناح روڈ کے اطراف کی سڑکوں اور گلیوں کو سیل کرنے کیلئے کھڑی کی جانے والی گاڑیاں جلانا شروع کر دیں۔ اس صورتحال میں جائے حادثہ پر جاں بحق ہونے والے افراد کی لاشیں اٹھانے اور زخمیوں کو اسپتال منتقل کرنے میں امدادی کارکنوں اور ایمبولینسز کو شدید دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ سیکورٹی اہلکاروں نے ہوائی فائرنگ کر کے اپنا دفاع کیا، تخریب کاروں نے اپنے فرائض انجام دینے والے بعض صحافیوں اور امدادی کارکنوں کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا۔ یہ ہنگامہ جاری تھا کہ تخریب کاروں کے ایک گروہ نے لائٹ ہاؤس سے متصل نالے پر قائم سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی (سی ڈی جی کے) کی دکانوں میں قائم لنڈا بازار اور چھاپہ خانوں کو آگ لگا دی جس کے نتیجے میں درجنوں دکانیں دیکھتے ہی دیکھتے جل گئیں، بعض شاہدین کے مطابق تخریب کاروں نے پہلے دکانوں کے تالے توڑے اور پھر کوئی خطرناک کیمیکل دکانوں میں پھینکا، جس سے ان میں موجود سامان سوکھی لکڑیوں کی طرح جلنے لگا، تخریب کاروں کا ایک گروہ ہی ڈی جی کے (اولڈ کے ایم سی) بلڈنگ میں بھی گھس گیا جس نے وہاں تعینات سیکورٹی اور دیگر عملے کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ تخریب کار اس کے بعد ٹاور کی جانب بڑھے اور ڈینسو ہال سے آگے جاتے ہوئے درجنوں دکانوں اور گوداموں کو آگ لگا دی، عینی شاہدین کے مطابق تخریب کاروں نے کئی دکانوں کے تالے توڑ کر انہیں لوٹا اور پھر آگ لگائی ان میں اسلحے کی ایک دکان بھی شامل ہے۔ تخریب کاروں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اس کے بعد سہ منزلہ بولٹن مارکیٹ کو جلانے کے ساتھ ساتھ وہاں قائم کھارادر ٹریفک پولیس چوک کو بھی آگ لگا دی، انہوں نے بتایا کہ اس صورتحال کا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ تخریب کاروں نے اس دوران لائٹ ہاؤس سے بولٹن مارکیٹ تک علاقے کو گھیرا ہوا تھا جبکہ سیکورٹی اہلکار دور سے تماشا دیکھ رہے تھے، تخریب کاروں نے مذکورہ علاقے میں فائر بریگیڈ کے فائر ٹینڈرز کو داخل نہیں ہونے دیا اور ان پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ تشدد بھی کیا جس سے کئی فائر مین زخمی بھی ہو گئے، اس طرح فائر بریگیڈ کو بروقت آگ بجھانے کا موقع نہیں ملا جس سے مذکورہ املاک دھڑا دھڑ جل گئیں اور کئی مخدوش عمارتیں زمین بوس ہو گئیں، تخریبی کارروائی مکمل ہوتے ہی تخریب کار غائب ہو گئے شہری حکومت کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ افسر ڈاکٹر شہاب امام کا کہنا ہے کہ 5 سو سے زائد دکانیں نذر آتش ہو چکی ہیں۔ تاہم تاجر حلقوں نے کئی ہزار دکانوں کے جلنے اور 10 ارب روپے سے زائد کے نقصان کے دعوے کئے ہیں۔ لائٹ ہاؤس پر پرانے کپڑے کی مارکیٹ میں 200 سے زائد دکانیں، جس میں پرنٹنگ پریس بھی شامل ہیں جل گئے ہیں، یہاں

پر نقصان کا اندازہ تقریباً 20 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ جبکہ بولٹن مارکیٹ میں واقع پلاسٹک مارکیٹ میں 220 دکانیں بھی جل چکی ہیں۔ اور یہاں پر نقصان کا دعویٰ 25 کروڑ روپے سے زائد کا ہے۔ دو تاجر امجد علی اور بھائی فتح محمد کے دل کے دورے پڑنے کی اطلاع ہے۔ دونوں تاجر تھوک مارکیٹ کے باہر چھوٹے پتھارے لگاتے تھے۔ تاہم کسی تاجر حلقے کی جانب سے کسی کے ہلاک ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ آگ کی شدت کے باعث مارکیٹ میں ایک بلڈنگ زمین بوس ہوگئی۔ پرانے کپڑے کی فروخت کی سب سے بڑی مارکیٹ میں شدید آگ کے باعث 200 سے زائد دکانیں جل چکی ہیں۔ بڑے پیمانے پر مالی نقصان ہونے پر تاجر دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ ان کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہو رہے تھے کہ دھماکہ کسی اور نے کیا اور سزا ہم کو دی گئی۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں میں آگ بجھانے کے جدید آلات نہ ہونے کے باعث دشواری کا سامنا ہے۔ سگریٹ کے ایک تاجر حسن فیروز نے ایک نجی ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کی دکان مکمل طور پر جل چکی ہے جس میں تقریباً 40 لاکھ روپے کے سامان کے علاوہ ساڑھے 6 لاکھ روپے نقد تھے۔ درآمدی سگریٹ کے لائیٹر فروخت کرنے والے ایک تاجر رفیق بخش کا کہنا تھا کہ اس کی دکان میں 60 لاکھ روپے مالیت سے زائد کے لائیٹر موجود تھے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ میریٹ روڈ جو قیام پاکستان سے قبل کی تھوک مارکٹ ہے، ایک گنجان مارکیٹ کی حیثیت اختیار کرچکی ہے جن بلڈنگوں میں دکانیں قائم ہیں، ان میں بڑی تعداد میں بلڈنگیں آثار قدیمہ کے پاس ہیں یا متروکہ وقف املاک کے محکمے کی ملکیت ہیں۔ جن بلڈنگوں میں آگ لگی ان میں ایک بلڈنگ بھی نئی تعمیر شدہ نہیں ہے۔ کوئی بلڈنگ 1932 کی اور کوئی 1930 کی ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دو روز کے دوران تھوک مارکیٹ میریٹ روڈ پر تقریباً 5000 ہزار سے زائد دکانیں نذر آتش ہوچکی ہیں یہ دکانیں کئی بلڈنگوں میں واقع تھیں۔ جہاں پر کاسمیٹک، بچوں کے کھلونے، کیپ، رنگ و روغن، مصنوعی جیولری، سگریٹ، الیکٹرک کے سامان کی مارکیٹیں تھیں۔ تنگ گلیوں میں واقع بلڈنگوں میں آگ کو بجھانے میں فائر بریگیڈ کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تھوک میں ایک دکان پر ایک مالک کے علاوہ تقریباً دو سے چار افراد فی دکان کام کرتے تھے۔ ایک اندازے کے مطابق جس مارکیٹ میں آگ لگی ہے یہاں پر یومیہ کئی کروڑ روپے کا تجارتی لین دین ہوتا ہے۔ ایک تاجر کے مطابق بشتر دکاندار گئی کنٹینر روز کے فروخت کرتا تھا جس میں دس سے 80 لاکھ روپے کا مال ہوتا تھا۔ یہاں پر پورے ملک سے اور پوری دنیا سے آنے والے مال کی تھوک میں فروخت کی جاتی تھی۔ متاثرہ دکانداروں نے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ اگر رینجرز اور پولیس اہلکار شر پسندوں کو بروقت کارروائی کر کے روکتے تو اتنا بڑا نقصان نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ لگائی جانے والی آگ کو اگر فوری بجھا دیا جاتا تو اتنا بڑا نقصان نہ ہوتا۔

☆☆☆☆

حضرت فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں، علامہ شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ اہلبیت اطہار سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج، تمام صاحبزادیاں تمام صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو انفرادی اعزاز و فضیلت حاصل ہے کہ پوری امت کی عورتوں اور جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں اجتماع سے خطاب میں کیا۔ علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت امام حسین اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما سے بے پناہ محبت تھی اسی لئے آپ ﷺ نے انہیں اپنی اولاد قرار دیا۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد ہی ''سادات'' کہلاتی ہے۔

طالبان سے مذاکرات : کامیابی کی ضمانت کون دیگا، مفتی منیب

کراچی (مصطفائی نیوز) ممتاز عالم دین اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ طالبان سے مذاکرات کی باتیں کرنیوالی جماعتیں بتائیں کہ مذاکرات کی کامیابی کی ضمانت کون دے گا۔ کراچی میں دو روپے روٹی والے تندور کے افتتاح کے بعد جیو سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک میں امریکی کارروائیاں اور بیرونی دراندازی روکنے کیلئے پارلیمنٹ جرات مندانہ موقف اختیار کرے اور خود مختاری کا ثبوت دے تو امن کا قیام ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کا کام دینی مسائل بیان کرنا ہے اب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ریاستی وسائل استعمال کر کے ملک میں امن و سلامتی قائم کرے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو امن دے۔

☆☆☆☆

سنی رہبر کونسل کی کال پر یکم جنوری 2010 جمعہ کو کراچی میں مکمل شٹر ڈاؤن اور پہیہ جام ہڑتال کامیاب

سنی رہبر کونسل پر کراچی کے مظلوم شہریوں کا بھرپور اعتماد

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی رہبر کونسل کے رہنما مفتی منیب الرحمٰن کی زیر صدارت دارالعلوم امجدیہ کراچی میں منعقدہ اجلاس میں کراچی میں دہشت گردی، جلاؤ، گھیراؤ کے واقعات کے خلاف یکم جنوری 2010 بروز جمعہ کو پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن ہڑتال کا اعلان کیا جو کہ کراچی کے مظلوم شہریوں نے سنی رہبر کونسل کے اعلان پر لبیک کہتے ہوئے یکم جنوری کی ہڑتال کو کامیاب کر کے یہ ثابت کر دیا کہ آج بھی

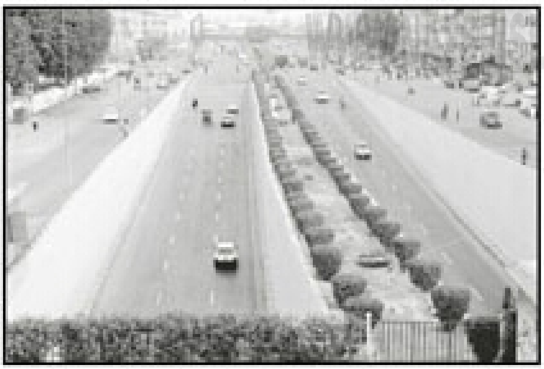

کراچی کے مظلوم شہری حق کی آواز بلند کرنے والوں کے ساتھ ہیں اور سنی رہبر کونسل پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ اس موقع پر کراچی کی تمام مارکیٹ بند اور سڑکیں سنسان نظر آئیں۔ یکم جنوری کو دارالعلوم نعیمیہ سنی رہبر کونسل کے رہنما مفتی منیب الرحمٰن نے ہے کہ نقصان زدہ دکانداروں اور ٹرانسپورٹروں کے نقصانات کا ازالہ کیا جائے۔ خصوصی شرکت کرنے مولانا سید شاہ تراب الحق قادری، صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی، مولانا غلام محمد سیالوی، حاجی محمد حنیف طیب، مولانا غلام دستگیر افغانی، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی، قاضی احمد نورانی، شاہد غوری، قاری سلیم اختر، حاجی محمد رفیق برکاتی، مولانا محمد اکرام المصطفیٰ اعظمی اور دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں تمام صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور مندرجہ بالا مشترکہ اعلامیہ کی منظوری دی۔ دریں اثنا منگل کو ایم اے جناح روڈ پر جلائی جانے والی دکانوں کا علامہ شاہ تراب الحق قادری، حاجی حنیف طیب، اور دیگر کے ساتھ معائنہ اور دکانداروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دو ہفتے کے اندر ہائیکورٹ کے جج کی نگرانی میں کمیشن قائم کر کے تحقیقات کرائی جائے، متاثرہ دکانداروں کو 50 / فیصد معاوضہ فوری اور 50 / فیصد آسان اقساط میں قرضہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک اسلام آباد، سندھ اور ضلعی حکومت دکانداروں کے نقصانات کی تلافی یا پیکیج کا اعلان نہیں کرتی، اہلسنت و جماعت کے تمام علماء آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، میرے نزدیک یہ اتفاقی واقعہ نہیں بلکہ منصوبہ بندی کے تحت کاروبار کو تباہ کیا، حکومت کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر ان عناصر کا پتہ لگائے جنہوں نے آگ لگائی یا آگ کو بجھایا نہیں، یہ سب اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔

10 محرم الحرام: سانحہ کراچی کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے، شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہلسنت کراچی کے امیر اور اورسیز کے نگراں علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ سانحہ بولٹن مارکیٹ کی تحقیقات کیلئے ہائیکورٹ کے جج کی سربراہی میں اعلیٰ اختیاراتی کمیشن قائم کیا جائے جس میں متاثرہ تاجر اور میڈیا کے نمائندوں، سول انجینئرز، پولیس کے ایکسپرٹ، اقتصادی ماہرین شامل ہوں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے دفتر جماعت اہلسنت کراچی میں کراچی کے عہدیداران، رابطہ کمیٹی، علماء کونسل، ٹاؤنز امراء و ناظمین کے مشترکہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں بم دھماکے، فائرنگ اور آتشزدگی کی زد میں آنے والے یگ اسکاؤٹس لائٹ ہاؤس کے رضا کار انور سومرو، عرفان سموں، فیض رضا اکیڈمی کے چیئرمین سابق طالب علم رہنما حاجی فاروق کبیر، جیو نیوز کے سینئر رپورٹر فہیم صدیقی کے 6 سالہ صاحبزادے بازل احمد صدیقی اور 14 سالہ بھانجی انزلنا، رینجرز اہلکار عبدالرزاق، مٹھائی کیپاؤنڈ کے محمد عامر اور دیگر جاں بحق ہونے والوں کیلئے فاتحہ خوانی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کی گئی جبکہ جماعت اہلسنت کراچی کے ناظم خدمت خلق مولانا محمد الطاف قادری کی بولٹن مارکیٹ میں ان کی تین گھڑیوں کی دکانوں سمیت ہزاروں دکانوں کی تباہی پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ متاثرین کیلئے پانچ سال تک ٹیکس معافی کا اعلان کرے۔ کراچی کے تاجروں کے ٹیکس اور وسائل سے چلنے والے ملک میں ان کے کاروبار، دکانوں کو تحفظ حاصل نہیں ہے۔ عاشورہ کے دن دہشت گردی کے واقعات میں لائٹ ہاؤس سے لے کر بولٹن مارکیٹ کے اطراف تک 5 ہزار سے زائد دکانوں کو جس منظم طریقے سے شرپسند دہشت گردوں نے جلا کر اربوں روپے کا نقصان اور 25 ہزار سے زائد لوگوں کو بے روزگار کیا ہے، اس کی پاکستان کی تاریخ میں مثال نہیں مل سکتی لہٰذا ان شرپسندوں اور دہشت گردوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

اجلاس میں مولانا ابرار احمد رحمانی، مولانا خلیل الرحمان چشتی، مولانا الطاف قادری، قاضی ارشاد حسین اشرفی، قاضی نور الاسلام شمس، محمد احمد صدیقی، مولانا کامران قادری، مولانا عبدالحفیظ معارفی، مولانا سید راشد قادری، مولانا احمر قادری، زاہد اشتیاق قادری، غفران احمد قادری، قاری ظہور سعیدی، محمد اعظم قادری، محفوظ قادری، مولانا غلام مصطفیٰ نقشبندی، مولانا عباس علی قادری، مولانا عقیل نقشبندی، مولانا عزیز الحق حقانی، مولانا عباس باروی، سلیم الدین شیخ، غلام یاسین صدیقی کے علاوہ علماء و مشائخ اور ذمہ داران نے شرکت کی۔

☆☆☆☆

اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام امن کے قیام، محبت، برداشت، صبر و تحمل اور دین حق کیلئے قربانی کے نذرانے پیش کرنے کا درس دیتا ہے، ثروت اعجاز قادری

کراچی ( ) سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام امن کے قیام، محبت، برداشت، صبر و تحمل اور دین حق کیلئے قربانی کے نذرانے پیش کرنے کا درس دیتا ہے۔ آج اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ہر سچا پاکستانی دین کے سچے سپاہیوں کی جانب سے نام نہاد ملاؤں اور ان کے لے پالک دہشتگردوں کے آگے ڈٹ جانے پر فخر محسوس کرتا ہے جس طرح امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں کئی گنا طاقتور دشمن کے سامنے حق کا پرچم بلند کرکے یہ ثابت کیا کہ دین حق کی سربلندی کیلئے نام نہاد مسلمانوں کے آگے ڈٹ جانا ہی دین حق سے وفاداری ہے۔ امام حسین پر بھی زبردستی جنگ مسلط کی گئی تھی مگر آپ دین حق کیلئے یزیدی لشکر کے آگے نہیں جھکے بلکہ امن کا راستہ نہ ملنے پر طاقتور دشمن کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور عظیم شہادت کے منصب پر اپنے ساتھیوں سمیت فائز ہوئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ملیر، شاہ فیصل، لانڈھی، اور مجید کالونی کے ذمہ داران و کارکنان کی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سربراہ سنی تحریک نے کہا کہ آج بھی باطل قوتیں دین کے نام پر اسلام کا نام بدنام کرنے کی مذموم سازشوں میں مصروف ہیں اور جبراً اپنا مرتب کردہ مذہب مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتی ہیں غیر شرعی معاملات کو اسلامی شریعت کا نام دینے کی مذموم کوشش کی گئی مگر اس دور کے حسینیوں نے نجدی طالبان کے خلاف دین حق کی جنگ شروع کرکے وقعہ کربلا کو زندہ کردیا۔ ثروت اعجاز قادری نے پاک فوج اور عوام کو آپریشن راہ نجات پر زبردست خراج تحسین اور شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج بھی معرکہ کربلا جاری ہے اور ہم یہ عزم کرتے ہیں کہ اسلام کے سچے سپاہی دین حق کیلئے قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

☆☆☆☆

2010ء کو فروغ جذبہ عشق مصطفیٰ کے طور پر منایا جائے گا، قاضی نورانی

کراچی (مصطفائی نیوز) جمعیت علمائے پاکستان کراچی سن 2010ء کو سال فروغ جذبہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے طور پر منائے گی۔ اس سلسلے میں ہفتہ 2 جنوری کو درگاہ حضرت عبداللہ شاہ غازی کلفٹن سے متصل حضرت امام شاہ احمد نورانی کے مزار پر فکر نورانی کانفرنس منعقد ہوگی۔ یہ بات جے یو پی کراچی کے صدر علامہ ڈاکٹر قاضی احمد نورانی صدیقی، جنرل سیکرٹری محمود عسکری، سینئر نائب صدر علامہ بشیر القادری اور کراچی کے 18 ٹاؤنز کے تنظیمی ذمہ داران کے ہمراہ کراچی پریس کلب میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ علامہ ڈاکٹر قاضی احمد نورانی نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات کے تناظر میں دینی فکر رکھنے والی قوتوں کا متحد ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمارا سب سے بڑا اور موثر ہتھیار جذبہ عشق رسول ﷺ ہے۔

لنگر بانٹتے وقت اشیاء کی تقسیم کو یقینی بنایا جائے، مولانا بشیر فاروقی

کراچی (مصطفائی نیوز) سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ کے سرپرست مولانا بشیر فاروقی نے کہا ہے کہ کھانے کا احترام کیا جائے بالخصوص لنگر تقسیم کرتے وقت کھانے پینے کی اشیاء کی تقسیم کو یقینی بنایا جائے کہ رزق کے ایک دانے کے ضائع ہونے کا احتمال نہ رہے۔ وہ گزشتہ دنوں سول اسپتال میں سندھ ہائیکورٹ کے حکم کے مطابق خصوصی رعایتی نرخ 40 روپے فی کلو کے حساب سے چینی فروخت کے اسٹال پر خصوصی دعا کے بعد لوگوں سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر سیلانی ویلفیئر کے ٹرسٹیز عامر مدنی، حاجی امین لاکھانی، محمد یوسف لاکھانی و دیگر بھی موجود تھے۔

قارئین مصطفائی نیوز کو

نیا اسلامی سال

مبارک ہو

(ادارہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت حکمرانوں کو دعوت عمل دیتا ہے، علامہ اظہری

کراچی (مصطفائی نیوز) مرکزی جماعت اہلسنت کے رہنما اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے رکن علامہ شبیر احمد اظہری نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ کر حاصل کیا، آپ عطائے خدا اور دعائے مصطفیٰ تھے وہ آجک سید جماعت کے زیر اہتمام پھول چوک میٹھادر میں محرم کی مجلس سے خطاب کر رہے تھے، علامہ اظہری نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے سے اسلام کی عزت کو چار چاند لگ گئے آسمان کے فرشتوں کی طرف سے جبرائیل امین نے حضور کو مبارکباد پیش کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نعرہ تکبیر بلند کیا، صحابہ کرام میں خوشی ومسرت کی لہر دوڑ گئی۔ علامہ اظہری نے کہا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بہترین مدبر تھے، نظام حکومت کیلئے آپ نے بہترین قوانین نافذ کئے آپ کا دور حکومت مسلم حکمرانوں کو دعوت فکر وعمل دیتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے شوکتِ اسلام میں اضافہ ہوا، سعید صابری

کراچی (مصطفائی نیوز) مجلس درس پاکستان کے تحت بفرزون میں منعقدہ فاروق اعظم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیئرمین الحاج محمد سعید صابری نے کہا کہ خلیفہ دوم مراد رسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو شوکتِ اسلام میں اضافہ ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دل آویز شخصیت اعلیٰ اوصاف وکردار، بلند حوصلے، خداداد شجاعت، غیر معمولی فہم و فراست اور حیرت انگیز کارناموں کا مجموعہ تھی۔ احمد مختار نے آپ کو حیات میں جنت کی بشارت عطا فرمائی اور آپ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ ہمیں عہد فاروقی میں شاندار فلاحی کارناموں، اسلامی ریاست کی فتوحات، دفاعی کامیابیوں، اسوۂ رسول کی مکمل پیروی اور قرآن سنت پر مبنی عادلانہ فیصلوں کی عظیم الشان روایات ملتی ہیں۔

یوم عاشور پر سخت حفاظتی اقدامات کے باوجود جلاؤ گھیراؤ افسوسناک ہے، عاطف بلو

کراچی (مصطفائی نیوز) تحریک عوام اہلسنت پاکستان کے سربراہ اور ہول سیل کیمسٹ کونسل آف پاکستان کے صدر محمد عاطف حنیف بلو نے عاشور کے جلوس پر خودکش حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جلاؤ گھیراؤ اور دکانوں کو لوٹنے کے موقع پر انتظامیہ کہاں تھی جبکہ سخت حفاظتی اقدامات ہونے کے باوجود پولیس، رینجرز اور انتظامیہ کے اداروں نے ایکشن کیوں نہیں لیا۔ 2000 سے زائد جلائی گئی دکانوں میں ہول سیل میڈیسن مارکیٹ کی 40 دکانیں بھی شامل ہیں جس کی وجہ سے کھربوں روپے کا نقصان ہوا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہول سیل میڈیسن مارکیٹ کا دورہ کرتے ہوئے کیا۔ اس وقت ان کے ہمراہ علامہ ریاض الدین قادری، رضوان احمد، عابد شاکر، عامر ملک، شکیل نگر، غلام نورانی ودیگر بھی موجود تھے۔ محمد عاطف حنیف بلو نے مزید کہا کہ خودکش حملے کرنے والے مسلمان تو کیا انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں۔ عاطف بلو نے سنی رہبر کونسل کی جانب سے سانحہ کے خلاف ہڑتال کی حمایت کا بھی اعلان کیا۔

☆☆☆☆

سانحہ کراچی کی فوری آزادانہ تحقیقات کرائی جائے، شاہ انس نورانی

کراچی (مصطفائی نیوز) ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین مولانا شاہ انس نورانی صدیقی نے کہا ہے کہ سانحہ کراچی کی فوری آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔ یہ مطالبہ انہوں نے جمعیت علمائے پاکستان کراچی کے نومنتخب صدر مفتی محمد غوث صابری، سینئر نائب صدر حلیم خان غوری اور جنرل سیکرٹری محمد مستقیم نورانی کی قیادت میں ٹاؤنز کے عہدیداران کے وفد سے ملاقات میں کیا، وفد نے انہیں جے یو پی کراچی کے انتخابات کی تفصیل بتائی جبکہ بعض غیر تنظیمی رویوں کے حامل افراد کے منفی کردار سے بھی آگاہ کیا۔ شاہ انس نورانی نے کہا کہ منفی اور غیر سنجیدہ معاملات میں میری سرپرستی ظاہر کرنا نہایت افسوسناک ہے، انہوں نے کہا کہ تمام معاملات کو افہام وتفہیم سے ہی حل کرنا نیک نیتی کو ظاہر کرتا ہے لیکن ذاتی اختلافات کے ذریعے تنظیمی شہرت کو نقصان پہنچانے والے کسی طور پارٹی سے مخلص نہیں، انہوں نے کہا کہ علامہ شاہ احمد نورانی نے ہمیشہ اصولوں پر جماعت کو چلایا اور تنظیمی فیصلوں پر بڑی قربانیاں بھی دیں۔ اس موقع پر محمد فرید قادری، حافظ نورالعین انصاری، محمد اسلم عباسی، مفتی عبداللہ قادری، علی حسن نورانی، یامین بھٹی، سعید رمضان قادری، ساجد انصاری، رانا افضال قادری، طاہر ایوب ودیگر موجود تھے۔

سانحہ یوم عاشور فرقہ واریت پھیلانے کی سازش ہے، شکیل قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے مرکزی رہنما محمد شکیل قادری نے مرکز اہلسنت پر ہنگامی اجلاس کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ سانحہ یوم عاشور اور اس کے بعد اہلسنت کی املاک کو جلانا شہر میں فرقہ واریت کو ہوا دینے کے مترادف ہے، سانحہ میں شیعہ سے زیادہ اہلسنت کے لوگ شہید ہوئے ہیں۔ پولیس اور رینجرز نے دھماکے کے بعد شرپسندوں کو 3 / گھنٹے تک فری ہینڈ دیا، اس کی تحقیقات ضروری ہے۔ سنی تحریک سنی رہبر کونسل کی طرف سے یکم جنوری جمعہ کی ہڑتال کی مکمل حمایت کرتے ہوئے کراچی اور سندھ بھر میں مکمل پہیہ جام ہڑتال کرے گی۔

جاپان: رواں سال 30 ہزار سے زائد افراد نے خودکشی کرلی

ٹوکیو (آن لائن) رواں سال کے دوران جاپان میں مجموعی طور پر 30 ہزار سے زائد افراد نے خودکشی کر لی۔ نیشنل پولیس ایجنسی کا کہنا ہے کہ رواں سال جنوری اور نومبر کے درمیانی عرصہ میں 30181 جاپانی شہریوں نے زندگی کا خاتمہ کر ڈالا۔ رواں سال جاپان میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد گزشتہ بارہ سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ نیشنل پولیس ایجنسی کے مطابق حکومت کی جانب سے خودکشی کے سدباب کیلئے مشاورتی سروسز کی فراہمی کے باوجود خودکشی کی وارداتوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ خودکشی کی وارداتوں کے لحاظ سے جاپان دنیا بھر میں سرفہرست ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ عالمی مالیاتی بحران کے باعث اقتصادی تنزلی کے سبب جاپان میں خودکشی کی وارداتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔

ماہنامہ مصطفائی نیوز کے تمام نمائندوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر اور اپنے قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی جلد از جلد ارسال فرمائیں تاکہ بروقت آپ کو مصطفائی نیوز کا کارڈ جاری کیا جاسکے

(ادارہ مصطفائی نیوز کراچی)

وزیر اعظم نے صدر کیخلاف مقدمات کا دفاع کر کے عوام کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ،مولانا فضل قادری

ڈربی (مصطفائی نیوز) پاکستان رابطہ کونسل کے اجلاس میں رابطہ کونسل کے سینئر وائس چیئرمین مولانا فضل احمد قادری نے کہا کہ وزیر اعظم یوسف رضا نے صدر آصف علی زرداری کے خلاف نیب کے مقدمات کی بحالی کے حوالے سے اپنے بیانات میں مکمل دفاع کر کے عوام اور بہت سے حضرات کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے جنکا خیال تھا کہ وہ کرپشن کے الزامات کے سلسلے میں آصف علی زرداری اور دیگر ملک کو لوٹنے والوں کا ساتھ نہیں دیں گے اور بے لاگ احتساب پر سخت موقف اختیار کریں گے جنکا عندیہ وہ بار بار ٹی وی اور پریس میڈیا پر دیتے رہے انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی زد میں آنے والے افراد کی ایک مربوط حکمت عملی کے ذریعے سے اس کو سیاسی فیصلہ قرار دینے کی ایک سنگین سازش تیار ہو رہی ہے جسکا ثبوت پیپلز پارٹی کے اجلاس میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا رسمی احترام میں کھل کر سامنے آچکا ہے تو دوسری طرف امریکی حلقے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات اور ہتھیاروں کے متعلق بے بنیاد خدشات کا اظہار کرنے کیلئے ہوائی اڈوں اور عام شاہراہوں پر پاکستانی ضابطوں اور قوانین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور ملک کے خلاف امریکی سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ ان حالات میں وطن عزیز پر اس وقت کسی بھی محاذ آرائی اور تصادم کی نہیں بلکہ مکمل اتحاد و یکجہتی کی اشد ضرورت ہے اور یہی جذبہ حب الوطنی اور فرض شناسی کا وقت تقاضا کرتا ہے۔

☆☆☆☆

ملکی ترقی وبقاء کیلئے کرپشن اور بدعنوانی کے تمام دروازے بند اور راہیں مسدود کرنا ہونگی ،فاروق مصطفائی

کراچی (مصطفائی نیوز)مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر میاں فاروق مصطفائی نے کہا ہے کہ موجودہ حکمرانوں کو ماضی کے تلخ تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے کرپشن اور بدعنوانی کے تمام دروازے بند اور راہیں مسدود کرنا ہونگی اس کیلئے ضروری ہے کہ حکمران ملک میں جمہوریت کے استحکام وفروغ اور عوام کے مسائل حل کرنے اور آئین وقانون کی عملداری کو یقینی بنانے کیلئے ان وعدوں اور یقین دہانیوں پر بلا تاخیر ٹھوس عمل درآمد کرائیں جس کا ذکر انتخابی منشور کے علاوہ میثاق جمہوریت میں موجود ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے مصطفائی نیوز کے ذمہ داران سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے صدر زرداری کی جانب سے امریکن وفد کے ساتھ فوجی بجٹ میں عائد شرطوں کو ختم کرنے کے حوالے سے ہونے والی گفتگو کو مثبت قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی مسلط کردہ دہشتگردی نے پاکستان کے عوام،حکومت اور فوج ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے مگر اس کے باوجود امریکہ فوجی بجٹ میں شرط عائد کر کے پاکستان پر عدم اعتماد کا اظہار کر رہا ہے جو کہ قابل مذمت عمل ہے،انہوں نے کہا کہ فوجی بجٹ کو بغیر شرط کے دیا جانا چاہیے جس کی حمایت ہر سیاسی جماعت کو کرنی چاہیے،انہوں نے کہا کہ کیری لوگر بل کے خلاف آواز بلند کرنے والی جماعتیں پاکستان کے فوجی بجٹ میں عائد شرطوں پر خاموش تماشائی کیوں بنی ہوئی ہیں،امریکہ اگر پاکستان کو اپنا دوست سمجھتا ہے تو ڈرون حملوں کی ٹیکنالوجی بار بار مطالبے کے باوجود پاکستان کے حوالے کیوں نہیں کی جاتی،انہوں نے کہا کہ جمہوریت کو مضبوط کرنے سے ہی ملک کا دفاعی استحکام مضبوط ہوگا لہذا تمام سیاسی جماعتوں کو ملک میں جمہوریت کے استحکام کے ساتھ ساتھ دفاعی استحکام کی ضرورت پر بھی زور دینا چاہیے ،انہوں نے کہا کہ پاکستان کی دفاعی بجٹ میں شرطیں عائد کرنے کے عمل کو پاکستانی قوم کیری لوگر بل کی طرح مسترد کرنے کا حق رکھتی ہے اس لئے تمام سیاسی جماعتوں سے مطالبہ ہے کہ وہ فوجی بجٹ میں امریکن شرائط کی مخالفت کرتے ہوئے ملک کے فوجی اور جمہوری استحکام کو موثر بنانے کی کوشش کریں۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں دل کے دورے کا خطرہ کم: نئی تحقیق

لندن... سینٹرل مانیٹرنگ ...ایک حالیہ تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں دل کے دورے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔سویڈن میں کی جانے والی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ کسی انسان کا معاشی اور معاشرتی رتبہ،آمدنی اور خصوصاً اس کی تعلیم جیسے عوامل دل کی بیماری کا خطرہ بڑھانے یا کم کرنے کا باعث ہوسکتے ہیں۔باون سے زائد ممالک میں کی گئی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ فرد کی تعلیم اور دل کی بیماری میں واضح تعلق پایا جاتا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کی یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ تعلیم یافتہ افراد کے پاس زیادہ شعور اور معلومات ہوتی ہیں اس لیے وہ اپنی صحت کا بہتر خیال رکھتے ہیں۔تاہم جب صحت کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا تو دل کے دورے کا خطرہ بھی تعلیم یافتہ افراد میں کم ہوگا۔

☆☆☆☆

بچوں میں نیند کی کمی خطرناک بیماری کی علامت

لندن: طبی ماہرین نے کہا ہے کہ جن بچوں کو نیند سے متعلق مسائل کا سامنا ہوتا ہے وہ کسی بھی خطرناک مرض کا شکار ہوسکتے ہیں۔ نیند نہ آنا، نیند کے دوران سانس اکھڑنا، نیند میں چلنا، بولنا، بار بار کروٹیں بدلنا، کسی بھی خطرناک بیماری کی قبل از وقت آگاہی سے متعلق علامات ہیں جن پر اساتذہ، والدین اور ڈاکٹروں کو پوری توجہ دینی چاہئے۔ عالمی سطح پر 80 فیصد بچوں کو لاحق نیند کے مسائل پر توجہ نہیں دی جاتی جس کی وجہ سے وہ خطرناک امراض کی واضح علامات ظاہر ہونے تک بچے اس قدر آدھ موئے ہو جاتے ہیں کہ پھر ان کو طویل علاج معالجے سے گزرنا پڑتا ہے۔ نیند کے مسائل خطرناک بیماریوں کے امکانات کے درمیان پہلی بار ہونے والی اس تحقیق میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ نیند کے مسائل سے دوچار بچے، گہری نیند سونے والے بچوں کی نسبت زیادہ بیماریوں سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ ماہرین طب نے کہا ہے کہ نیند کی کمی بذات خود ایک خطرناک بیماری ہے مگر بچوں میں یہ بیماری سب سے زیادہ ان کی سیکھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے، کم نیند سے دراصل بیماری کیخلاف قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے جس سے متعدد چھوٹی چھوٹی بیماریاں حملہ آور ہو جاتی ہیں۔ یہ تحقیق سکول کے پانچ ہزار بچوں پر مکمل کی گئی جن میں 295 بچوں کو نیند اور خطرناک بیماریوں سے متعلق علامات لاحق تھیں۔ یہ تحقیق امپیریل یونیورسٹی آف لندن کے ماہرین نے مکمل کی۔

جنت کا سودا

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے۔

جنت کا خزانہ

حدیث شریف میں آیا ہے:

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور یہ ۹۹ مرضوں کی دوا ہے، جن میں سے کم سے کم مرض غم ہے۔

جنت میں ایک محل

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ **قل ھو اللہ احد** پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیتا ہے۔

المیہ کراچی کو سیاست چمکانے کیلئے استعمال کرنا سنگدلی ہے، مفتی منیب الرحمٰن

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سنی رہبر کونسل کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے کہا ہے کہ حکمراں اور قومی سیاسی قیادت کمین گاہوں سے نکل کر کراچی آکر متاثرین سے اظہار ہمدردی کریں' کراچی کے انسانی المیے کو سیاست چمکانے کے لئے استعمال کرنا سنگدلی ہے' متاثرین کیلئے فنڈ قائم کرکے ان میں امداد تقسیم کی جائے اور اس کی تفصیلات ویب سائٹ پر مشتہر کی جائیں' مثالی ہڑتال پر اہل کراچی دینی، سیاسی' سماجی' کاروباری تنظیموں اور ٹرانسپورٹروں کے مشکور ہیں، مفتی منیب الرحمٰن نے صدر آصف زرداری پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان کو نیا صدر دیں اور صدر پاکستان کو نیا آصف زرداری دیں، انہوں نے کہا کہ صدر زرداری خطاب کرتے ہوئے مدبرانہ رویہ اختیار کریں اور کھلنڈرے پن کا مظاہرہ نہ کریں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ کو جامعہ نعیمیہ میں پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ اس موقع پر حاجی حنیف طیب' محمد شاہد غوری' صاحبزادہ ریحان امجدی' مولانا جمیل احمد نعیمی' مولانا غلام محمد سیالوی اور دیگر بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی نے ہمیشہ سب کے لئے آغوش مادر کا کردار ادا کیا ہے' ماں کی گود کو اجڑنے سے بچانا تمام اہل پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاجروں کو ہونے والے نقصانات کا سروے و تخمینہ اور امدادی رقوم کی تقسیم کا نظام منصفانہ اور شفاف ہونا چاہئے تاکہ کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ اس موقع پر انہوں نے صوبائی وزیر تعلیم پیر مظہر الحق کی جانب سے مبینہ طور پر ہڑتال کو ناکام بنانے اور تعلیمی اداروں کو کھلے رکھنے کے فیصلے کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کراچی میں ان کے اعلان کے باوجود کوئی تعلیمی ادارہ نہیں کھلا اور نہ ہی ہڑتال ناکام ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سٹی ناظم سید مصطفیٰ کمال تسلیم کرچکے ہیں کہ عاشورہ کے روز لائٹ ہاؤس سے بولٹن مارکیٹ تک آتش زنی دیدہ و دانستہ کارروائی ہے' باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت کی گئی ہے اور اس کیلئے آتش گیر کیمیکل استعمال کیا گیا ہے' ایسا کرنے والے اسلام' پاکستان اور انسانیت کے دشمن ہیں' قومی مجرم ہیں' ان کی نشاندہی کرکے عبرتناک سزا دینا حکومت کی ذمہ داری ہے' مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ذمہ داری کس گمنام یا زیر زمین تنظیم نے قبول کی' مسئلہ یہ ہے کہ بر سر زمین اس سنگدلانہ جرم کا ارتکاب کن سنگدل عناصر نے کیا' ان کی کھوج لگا کر گرفتار کرنے سے ہی معلوم ہوسکے گا کہ یہ ساری منصوبہ بندی کس نے کی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ فوراً تحقیقات مکمل کرے۔

یوم عاشورہ پر کراچی پر حملہ پورے پاکستان پر حملہ ہے۔ ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب کرنے کی سازش ہے، عبدالوحید مغل

صادق آباد (مصطفائی نیوز) مصطفائی موومنٹ پاکستان کے عہدیداران حاجی عبدالوحید مغل، ڈاکٹر سعید طاہر ڈاکٹر خالد شہزاد، فاروق احمد تسنیم نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ یوم عاشورہ پر کراچی پر حملہ پورے پاکستان پر حملہ ہے۔ ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب کرنے کی سازش ہے۔ یہ وطن دشمن دین دشمن عناصر قوتوں کا گھناؤنا اقدام ہے۔ دشمن ایک طویل مدت سے چاہتا ہے کہ پاکستان کی نظریاتی و دینی اساس و تشخص اور عوام کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی اجارہ داری کیلئے کوشاں بیرونی قوتیں وطن عزیز پاکستان کو اپنی آماجگاہ بنائے ہوئے ہیں۔ اور دہشت گردی کے خلاف نام نہاد مقاصد کے تحت اس ذرخیز و شاداب اور قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال پاکستان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ معصوم قیمتی جانیں ضائع کرنے والے عناصر مسلمان تو در کنار انسان کہلوانے کے بھی حق دار نہیں۔ انہوں نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے فوری تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ واقعے شدید مذمت کی۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا موجودہ حالات میں بجلی کی قیمتوں میں مزید 13.5 فیصد اضافہ نہ صرف گرتی ئی معیشت کیلئے مزید تباہی کا سبب بنے گا بلکہ مہنگائی اور بدانتظامی کے مارے عوام کے مصائب میں بھی بہت زبردست اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عوام پہلے ہی آٹا، گھی اور چینی لینے سے قاصر ہے۔ روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگانے والے حکمران اپنی تجوریاں بھرنے میں مصروف ہیں انہوں نے بجلی کی قیمتوں میں مجوزہ اضافے، بے جا لوڈ شیڈنگ، کو عوام دشمن اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور امریکہ کی ڈکٹیشن پر غریب عوام پر مہنگائی کے بم برسا رہی ہے۔ انہوں نے بجلی کی قیمتوں میں تشویشناک اضافے کی تجویز واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے عوام پہلے ہی مہنگائی بدامنی بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ اور اشیائے ضروریہ کی قلت کا شکار ہیں۔ ایسے میں بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا حکومتی اقدام سراسر ظلم وزیادتی ہے۔

بجلی کی قیمتوں میں 12 فیصد اضافہ

بجلی کے نرخوں میں اضافے کا اطلاق یکم جنوری 2010 سے تمام گھریلو، صنعتی اور تجارتی صارفین پر ہوگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اسلام آباد: حکومت نے بجلی کے نرخوں میں 12 فیصد اضافہ کردیا ہے جس کے لئے نوٹیفکیشن بھی جاری کردیا گیا ہے۔ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق بجلی کے نرخوں میں اضافے کا اطلاق یکم جنوری 2010 سے تمام گھریلو، صنعتی اور تجارتی صارفین پر ہوگا۔ نوٹیفکیشن کے تحت مختلف صارفین کے لئے بجلی کے نرخوں میں کم از کم 19 پیسے اور زیادہ سے زیادہ 1.21 روپے فی یونٹ اضافہ کیا گیا ہے، 12 پیسے اضافے کے بعد بجلی کا کم از کم ٹیرف 1.59 روپے فی یونٹ اور زیادہ سے زیادہ 11.81 روپے فی یونٹ ہوگیا ہے۔ ٹیرف سلیبز کے مطابق لائف لائن صارفین کے لئے اضافہ 19 پیسے فی یونٹ، 100 یونٹ استعمال کرنے والوں کے لئے 47 پیسے فی یونٹ، 3 سو یونٹ استعمال کرنے والوں کے لئے 71 پیسے فی یونٹ، بجلی کے 700 یونٹس تک استعمال کرنے والے صارفین کے لئے 1.15 روپے، 7 سو یونٹس سے زائد کے لئے 1.36 روپے اور جنرل سپلائی کی مد میں 1.41 فی یونٹ اضافہ کیا گیا ہے۔ انڈسٹریل بی ون صارفین کے لئے 1 روپیہ اور بلک سپلائی صارفین کے لئے 1.36 روپے فی یونٹ اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدے کے تحت کیا گیا ہے جس کے تحت بجلی پر تمام سبسڈی مرحلہ وار ختم کی جارہی ہے۔ اس سے پہلے یکم اکتوبر 2009 کو 6 فیصد اضافہ کیا گیا تھا اور مارچ میں مزید 6 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ 50 یونٹ سے کم بجلی استعمال کرنے والے صارفین پر بھی سبسڈی ختم کردی گئی ہے اور ان کے لئے کم سے کم ٹیرف 2 روپے فی یونٹ ہوگیا ہے۔

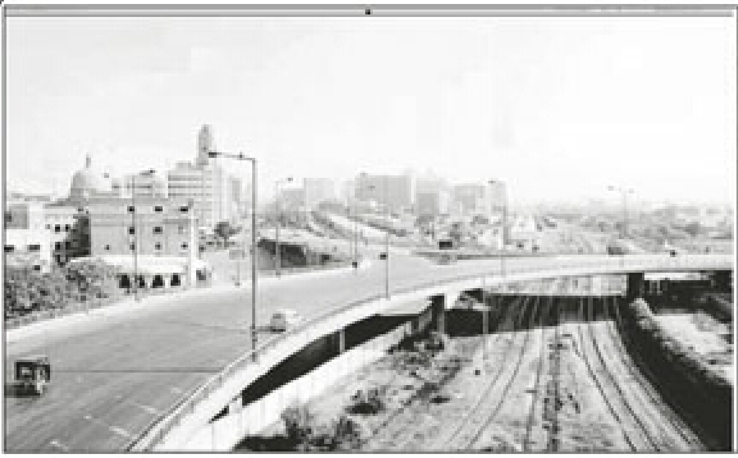

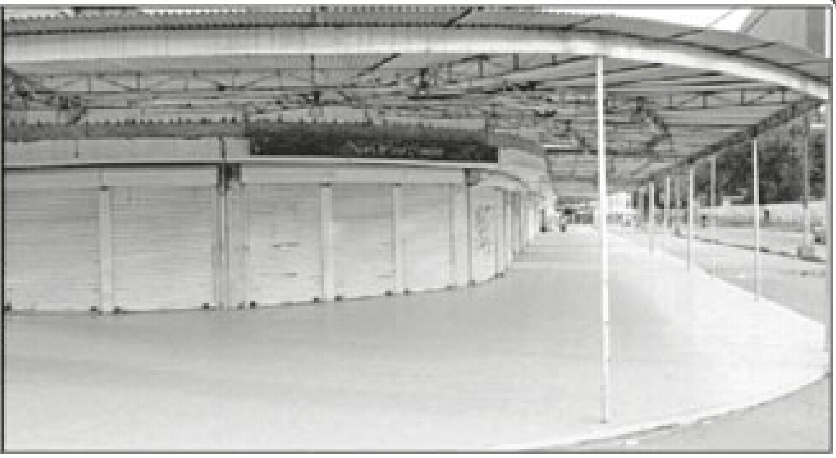

سنی رہبر کونسل کی ہڑتال کی اپیل پر یکم جنوری 2010 کے موقع پر کراچی کی مارکیٹیں اور سڑکیں سنسان پڑی ہوئی ہیں (مصطفائی نیوز)

29 دسمبر: سنی رہبر کونسل کیجانب سے سانحہ عاشورہ اور جلاؤ گھیراؤ کے خلاف ایم اے جناح روڈ پر احتجاجی ریلی کی قیادت سنی رہبر کونسل کے رہنما مفتی منیب الرحمن، علامہ شاہ تراب الحق قادری، علامہ غلام محمد سیالوی، محمد شاہد غوری، صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی و دیگر قائدین کررہے ہیں دوسری تصویر میں کراچی کے مقامی ہسپتال میں مفتی منیب الرحمن زخمیوں کی عیادت کررہے ہیں (مصطفائی نیوز)

ایم جناح روڈ آتشزدگی سے متاثر ہونے والے دکانداروں کے اجتماع سے سنی رہبر کونسل کے رہنما مفتی منیب الرحمن خطاب کررہے ہیں اس موقع پر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، سنی تحریک کے شاہد غوری، اور قاضی احمد نورانی موجود ہیں۔ (مصطفائی نیوز)

مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان اور المصطفیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل کی سرگرمیاں

مصطفائی فاؤنڈیشن اور المصطفیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل کے تعاون سے پنجاب کے اکثر دیہی علاقوں میں جہاں پانی کی شدید قلت ہے۔ سیو واٹر اسکیم کے تحت مختلف شخصیات اور اداروں کے تعاون سے ہینڈ پمپ کی تنصیب کا کام مکمل کر لیا ہے جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

Details of Hand Pumps Installed in Tehsil usta Muhammad

S.No	Name of Village	UC	Donar's Name
01	Liaqat Ali Jamali	Sameji	Ramzan Bibi
02	Shokat Ali Jamali	Hadeero	Muslim Brother
03	Munir Shaheed Chowki	Sameji	Shamsa Mir
04	Soomar Boohar	Khan Pur	Muslim Brother
05	Balaach Rind	Mehrab Pur	Muslim Brother
06	Imdad Hussain Retti	Sameji	Muslim Brother
07	Muhamad Ishaq Jamali	Sameji	Muslim Brother
08	Village Imdad Khan	Sameji	Muslim Family
09	Village ghafoor Khan	Khan Pur	Muslim Family
10	Village Habib Kot	UC 04	Sardar Khan

1	15501	Tubewell in the name "Ramzan Bibi"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
2	17018	Tubewell in the name "Shamsa Mir"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
3	19963 A	Tubewell in the name "Muslim Brother"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
4	19963 B	Tubewell in the name "Muslim Brother"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
5	19963 C	Tubewell in the name "Muslim Brother"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
6	19963 D	Tubewell in the name "Muslim Brother"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
7	19963 E	Tubewell in the name "Muslim Brother"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
8	20208 A	Tubewell in the name "Muslim Family"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
9	20208 B	Tubewell in the name "Muslim Family"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received
10	31135	Tubewell in the name "Mr. Sardar Khan"	Munir Abro C/o Ahsan MF	FB received

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

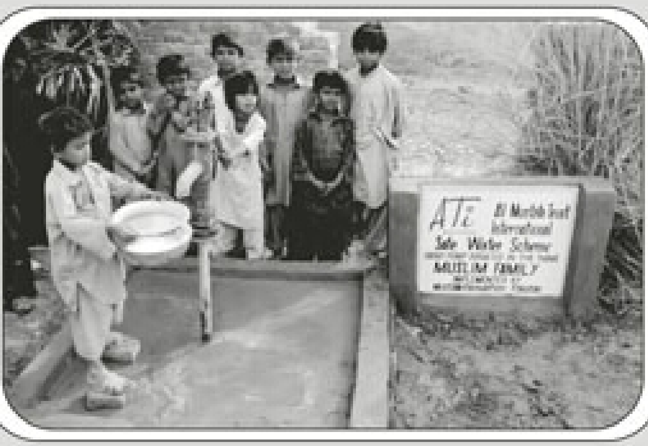

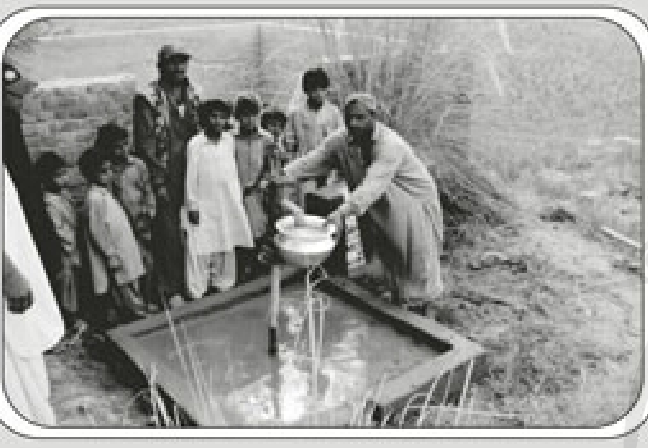

NAFSEISLAM.COM

مصطفائی ماڈل ہائی اسکول بدو کی لاہور

☆ اسکول کا آغاز یکم جون 1999 کو ہوا

☆ مصطفائی ماڈل ہائی اسکول بدو کی لاہور کینٹ صرف آقا علیہ السلام کے نام نامی کی نسبت سے شروع کیا۔ اور پہلے دو دن کوئی بچہ بھی داخل نہ ہوا۔ اسی دوران مفتی سعادت علی صاحب جامعہ حنفیہ قصور کو فون پر بتایا تو انہوں نے دعا فرمائی اور کہا کہ صبح انشاء اللہ بچے داخل ہوں گے۔ دوسرے دن صبح محمد منشاء ساتھ والے گاؤں سے دس تا بارہ بچے داخلے کیلئے لے کر آئے۔ اس طرح یہ سلسلہ بڑھتا رہا اب ماشاء اللہ یہ تعداد 450 ہو چکی ہے اور آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔

☆ مذکورہ گاؤں کی آبادی تقریبا 1800 نفوس پر مشتمل ہے۔

☆ اس پورے علاقے میں کوئی بھی گرلز اسکول نہیں ہے۔ یہ ذمہ داری بھی مصطفائی ماڈل ہائی اسکول نے اٹھا رکھی ہے۔

☆ مصطفائی ماڈل ہائی اسکول مستقبل میں انشاء اللہ گرلز کالج بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

☆ فی الحال ادارہ نرسری تا میٹرک کی تعلیم دے رہا ہے۔ اور اب تک ہونہار طلبہ سونیا بتول نے جماعت پنجم میں اسکالرشپ بھی حاصل کر کے ادارہ ہذا کو مزید اعزاز بخشا ہے۔

☆ مصطفائی ماڈل نے نہ صرف یتیم و نادار بچوں کے واجبات معاف کئے ہوئے ہیں بلکہ تمام تر اخراجات (یونیفارم، بیگ و دیگر لوازمات) بھی ادارہ برداشت کر رہا ہے۔

☆ ادارہ ہذا مستحق و نادار افراد میں مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان کے تعاون سے عید کے موقع پر عید گفٹ بھی تقسیم کرتا ہے۔ تا کہ وہ لوگ بھی ہمارے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں

☆ گزشتہ دنوں مصطفائی ماڈل اسکول کے بچوں نے آزادی کے موضوع پر ایک ٹیبلو پیش کیا جس دیکھ کر تمام اہل علاقہ اشکبار ہو گئے۔

مصطفائی ماڈل اسکول لاہور کینٹ کے طلباء و طالبات
تقسیم انعامات کی تقریب میں شریک ہیں

سالانہ تقریب انعامات میں جناب محمد اجمل نیازی صاحب
چوہدری محمد منشاء سندھو سابق مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب اور کرنل منیر احمد گل
اور پرنسپل محمد آفتاب قادری ادارہ ہذا اور دیگر مہمانان گرامی کے ساتھ اسٹیج پر تشریف فرما ہیں

ممتاز دانشور اجمل نیازی مصطفائی ماڈل اسکول لاہور کینٹ کے سالانہ فنکشن میں شریک ہیں اور پرنسپل مصطفائی ماڈل ہائی اسکول بدوکی محمد آفتاب عالم قادری کے ہاتھ سے شیلڈ وصول کر رہے ہیں

پرنسپل مصطفائی ماڈل اسکول بدوکی لاہور اور گورنمنٹ ہائی اسکول لاہور کے سینئر ہیڈ ماسٹر منیر انجم صاحب مصطفائی ماڈل اسکول کی ٹیچر کو حسن کارکردگی کا ایوارڈ دے رہے ہیں۔

مصطفائی ماڈل اسکول بدوکی لاہور کینٹ میں سیرت النبی کے کوئز پروگرام میں ادارہ ہذا کے طالب علم
اقرا اور حیم الدین، انزلہ آفتاب، عبدالرحمن سوالات کے جوابات دے رہے ہیں

مفتی سعادت علی قادری مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قصور مصطفائی ماڈل اسکول میں
بچوں کو انعام دے رہے ہیں

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

مصطفائی فاؤنڈیشن ضلع جھنگ

مصطفائی فاؤنڈیشن ضلع جھنگ کا اہم اجلاس مورخہ 20 دسمبر 2009ء بروز اتوار بوقت 10 بجے دن رہائش گاہ ذوالفقار حیدر سیالوی منعقد ہوا۔ جس میں مصطفائی ماڈل اسکول کوٹ بھوجوآنہ، مصطفائی ماڈل اسکول کوٹ خان، مصطفائی ماڈل اسکول کوٹ شاکر، مصطفائی ماڈل اسکول سبز، مصطفائی ماڈل اسکول چھتہ، مصطفائی ماڈل اسکول جھنگ، کے علاوہ گل محمد پبلک اسکول شاہ جیونہ، حالی ماڈل اسکول جھنگ، پنجاب سائنس ہائی اسکول جھنگ، شفقت میموریل اسکول ساجھووال، اسلامیہ صدف پبلک اسکول جھنگ کے مالکان اور پرنسپل نے شرکت کی اس موقع پر مصطفائی فاؤنڈیشن اسلام آباد کی طرف سے دیئے گئے۔ ہینڈ پمپ کی تنصیب کے لئے ابتدائی طور پر چار چار ہزار روپے کے چیک دیئے گئے اس موقع پر اسکول بیگز بھی تقسیم کئے گئے۔

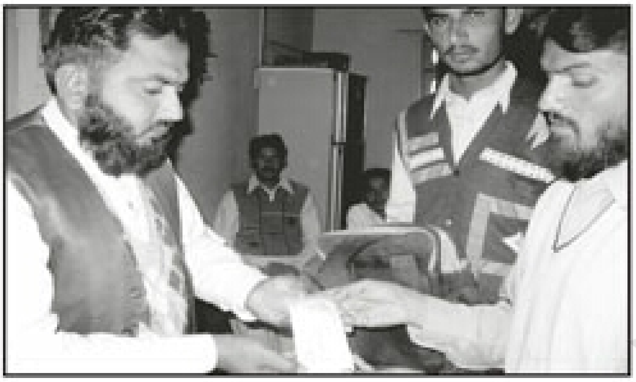

WWW.NAFSEISLAM.COM

قافلہ حجاز میں ایک حسین رض بھی نہیں

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری

محرم کا چاند طلوع ہوا۔ نئے سال نے آغاز سفر کیا' ایک بار پھر گراں تا گراں غم حسین کی کسک دلوں کو تڑپانے لگی' یاد حسین کی خوشبو سے قریہ ہائے جاں مہکنے لگے۔ ذکر حسین کے چراغ تن بہ تن' جاں بہ جاں اور دل بہ دل روشنیاں بانٹنے لگے' جلسے ہوئے' جلوس نکلے' مجلسیں جمیں' آنسو بہے اور آہ و بکا کے بندھن ٹوٹے۔ ہر کسی نے اپنی اپنی نسبت' اپنی اپنی عقیدت' اپنی اپنی سمجھ اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق شاہ شہیداں امام عاشقاں اور قافلہ جد وسعی کے سالار کارواں حضرت امام حسین ؓ کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا خراج پیش کیا۔ مگر حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ اس لئے کہ کائنات بھر کے انسانوں کے خطبے' مرثیے' سلام' آنسو اور آہیں مل کر بھی امام حسین کی عظمت میں ذرہ بھر اضافہ نہیں کرتے بلکہ اپنے لئے ہی اعتبار و قبولیت کی سعادتیں سمیٹتے ہیں۔

قارئین! عزت و شرف اور عظمت و رفعت کے جو اعلیٰ حوالے سیدنا امام حسین ؓ کا مقدر بنے وہ کسی اور کے حصے میں نہ آ سکے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا ؓ جہان بھر کی عورتوں کی سردار اور رسول رحمت ﷺ کی نور نظر ہیں۔ جن کے لبوں پر سدا قرآن حکیم کے زمزمے سجتے ہیں جن کے ایک سجدے کے لئے رات بھر کی وسعتیں بیچ پڑ جاتی ہیں آپ کے والد کریم امام الاولیاء اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب ہیں جن کو زبان نبوت سے کنگ گمی اور مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ وَ عَلِیٌّ مَوْلَاہُ کا مژدہ ملتا ہے۔ جن کی نماز عصر قضا ہو جائے تو ڈوبتا سورج واپس لوٹ آتا ہے۔ آپ کے نانا مقصود کائنات اور محبوب رب کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ شجر و حجر جن کو سلام کرتے ہیں۔ دشمن کی مٹھی میں بند کنکریاں جن کا کلمہ پڑھتی ہیں۔ شمس و قمر جن کی انگلی کے اشارے پر رقصاں رہتے ہیں۔ جن کی آرزوئے قلبی لفظوں کا جامہ پہن کر دعا بننے سے پہلے ہی خالق کائنات کی بارگاہ میں شرف قبولیت پا لیتی ہے۔ جس طرف وہ رخ انور پھیر لیں وہی جہت قیامت تک کے لئے قبلہ و کعبہ ٹھہرتی ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں۔ وہ امام حسین ؓ جن کو یہ ساری عظمتیں اور نسبتیں حاصل ہیں ان کی شہادت کوئی معمولی' واقعہ نہیں کہ اسے فراموش کیا جا سکے' اور نہ ہی یہ اس طرح کی داستان مظلومیت ہے جس طرح تاریخ انسانی میں بہت سے لوگ بہ جبر و اکراہ ظلماً قتل کر دیئے جاتے ہیں اور ان کی مجبوری و مظلومی پہ لوگ آہ و فغاں بلند کرتے ہیں۔ امام حسین ؓ کی شہادت مجبوری کی شہادت نہ تھی بلکہ اختیاری تھی' یہ مقام تسلیم و رضا تھا۔ یہ امتحان ایثار و وفا تھا۔ سچ بتایئے اگر سیدنا فاروق اعظم ؓ کے ایک نامہ مبارک سے دریائے نیلے کی موجوں میں روانی آ سکتی ہے تو کیا امام حسین کے حکم پر دریائے فرات راستہ بدل کر رینگتا ہوا چشمہ گاہ اہل بیت پہ حاضر نہ ہو جاتا۔ اگر ان کے بابا کی نماز عصر کی ادائیگی کے لئے آسمان کا سورج واپس پلٹ سکتا ہے تو کیا امام حسین کے لئے آسمان اپنے بادلوں کا سارا پانی نچوڑ نہ دیتا۔ اگر اصحاب رسول کی پیاس بجھانے کیلئے رسول رحمت ﷺ کے دست کرم سے پنجاب رحمت کی ندیاں جاری ہو سکتی ہیں تو کیا امام حسین کے ننھے علی اصغر کے لئے زمین اپنی کوکھ کا سارا پانی حاضر نہ کر دیتی۔ اگر ان کے کریم نانا کی چشم مازاغ کی ایک نظر کفر سے ایمان تک اور بدی سے نیکی تک کا سفر ایک پل میں طے کرا سکتی ہے مکہ کے مشرکوں کو مومن بنا سکتی ہے۔ جان لینے کے لئے آنے والے کو جان نثار غلام بنا سکتی ہے تو کیا پیدا ہوتے ہی چہرہ مصطفیٰ کی زیارت سے فیضیاب ہونے والی امام حسن کی نگاہ اپنے مخالف کوفی و شامی فوجوں کے دلوں کو مسخر کر کے اپنا غلام نہ بنا سکتی تھی۔ یہ سب کچھ ممکن تھا مگر انہیں تو عاشقوں کا امام بننا تھا۔ اقلیم و تسلیم و رضا کا تاجدار کہلانا تھا۔ قیامت تک آنے والی مسلمان نسلوں کے سینوں میں شہادت کی آرزوؤں کے بیج بونا تھے۔ رہتی دنیا تک گرے ہوؤں کو اٹھنے کا حوصلہ بخشنا تھا۔ ظلم کی چکی میں پسنے والوں کو ظالم کا پنجہ مروڑنے کا انسٹ جذبہ عطا کرنا تھا۔ دین اسلام کو نفس اور خواہش کے غلاموں کے ہاتھوں محسوس ہونے سے بچانا تھا۔

قارئین! اگر پیغمبر اسلام سید کائنات ﷺ کا نواسہ بھی مصلحت کا شکار ہو کر ظالم و جابر کی بیعت کر لیتا تو پھر تا قیامت کوئی کسی جابر کے سامنے آواز حق بلند نہ کر سکتا۔ اگر شیر مرداں شیر یزداں مولا علی کرم اللہ وجہہ کا لاڈلا بھی موت سے ڈر جاتا تو پھر تا ابد کوئی دین حق کو بچانے کے لئے جان قربان کرنے کی ہمت نہ کر سکتا۔ اگر سرور احراراں' فخر شہیداں سیدنا امام حسین ؓ کا سر جھک جاتا تو پھر کوئی اسلام کا نام لیوا بھی سر اٹھا نہ سکتا۔ اگر سیدنا امام حسین دین اسلام کی سر بلندی کے لئے ''حسین منی'' کا مژدہ پانے والے وجود مسعود کو خاک و خون میں نہ تڑپا لیتے تو پھر کبھی بھی کوئی بھی دین کو مٹانے دینے کی ناپاک جسارت کرنے والوں کے چہروں پہ خاک نہ مل سکتا۔ یہ جو آج اسلام زندہ ہے۔ منبر و محراب سے قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں آتی ہیں مسجدوں کے میناروں سے توحید و رسالت کا سرمدی نغمہ بلند ہوتا ہے یہ سب شہزادہ گلگلوں قبا سید الشھدا کی خود اختیار کردہ شہادت کا لازوال ثمرہ ہے۔ ان کو مٹانے کی مذموم خواہش رکھنے والوں کی نسلوں کے نشان مٹ گئے مگر عظمت حسین کے علم چار دانگ عالم میں لہرا رہے ہیں۔ مشرق سے مغرب تک بسنے والے مسلمانوں کے گھروں میں کسی کا نام حسن ہے تو کسی کا نام حسین ہے مگر پوری دنیا میں کہیں ایک کا نام یزید سنائی نہیں دیتا۔ کربلا کے ریگزار میں جا کر ہار جانے والوں کے نام آج بھی کروڑوں مسلمانوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں جبکہ شاہان شام اور امرائے ہسپانیہ کے رعب و دبدبے کی بے کیف کہانیاں تاریخ کے بوسیدہ صفحات میں دفن ہو چکی ہیں۔ حسین کا نام آج بھی دلوں کو تازگی اور روحوں کو سرور اور جذبوں کو استقامت عطا کرتا ہے جبکہ یزید کے نام سے بھی لوگوں کو گھن آتی ہے سچ فرمایا تھا حضرت اقبالؒ نے

شوکتِ شام و فر بغداد رفت
سطوت غرناطہ ہم از یاد رفت
تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز
تازہ از تکبیر او ایماں ہنوز

یعنی شام و بغداد کے بادشاہوں کی شان و شوکت جاتی رہی اور سطوت غرناطہ کی یاد بھی ذہنوں سے محو ہو گئی لیکن ہماری زندگی کے تار ابھی تک سیدنا امام حسین کے زخم سے لرزاں ہیں

انہوں نے میدان کربلا میں جو تکبیر بلند کی تھی وہ اب بھی ہمارے ایمان کو زندگی عطا کر رہی ہے۔

آج جبکہ ملت اسلامیہ مظلومی و مجبوری کی زنجیروں میں جکڑی پڑی ہے جبر و قہر کی طویل رات ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آ رہی ہے ظلم و طوفان ہیں کہ بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ مایوسی اور بزدلی کی کہر کی نہیں گہری سے گہری ہوتی جا رہی ہیں اور حالت یہ ہے کہ بجھی عشق کی آگ اندھیرا ہے۔ یہ مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے۔ راکھ بھی ایسی جس میں کوئی چنگاری تک سلگتی دکھائی نہیں دیتی۔ ان حالات میں ضرورت ہے کہ ذکر حسین کے غم انگیز اور ولولہ خیز لحات میں محض اظہار غم سے آگے بڑھا جائے اور فکر حسین کو اپنانے کی جستجو کی جائے۔ مدینہ منورہ سے ریگزار کربلا تک اور دشت کرب و بلا سے دربار شام تک جاتے قافلے کے مقدس راہیوں کے نقوش پا کو نشان راہ اور دلیل منزل بنایا جائے۔ نفس کی بندگی اور شیطان کی پرستش کی بجائے توحید حق کی گواہی دینے کے لئے سجدہ شبیری سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ اپنا اپنا جائزہ لیا جائے اپنے اپنے دامن کو ٹٹولا جائے' اپنے اپنے فکر و عمل کو پرکھا جائے' کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے دل تو حب حسین میں دھڑکتے ہوں' ہماری زبانیں تو غم حسین میں بلکتی ہوں مگر ہمارے عمل کی ساری قوتیں (اللہ نہ کرے) یزیدی کرتوتوں کے اندھیرے بنتی ہوں۔ ہمارے لبوں پہ ذکر حسین رہتا ہو اور ہمارے رنگ ڈھنگ خو بو اور چال چلن سے یزیدیت جھلکتی ہو۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر ہم سجدہ شبیری کی تعریف میں رطب اللسان رہنے کے باوجود نماز نہیں پڑھ سکتے۔ یزید کے فسق و فجور اور راگ رنگ پہ لعنت بھیجنے کے باوجود شراب و شباب کی بدمستیوں سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ خاک کربلا کو چومنے اور اس کے ذرے ذرے سے اٹھنے والے درس حریت کے باوجود جابر سلطانوں کے سامنے کلمہ حق نہیں کہہ سکتے تو سوچنے اور بار بار سوچنے کہ ہم حسینیت کے علمبردار ہیں یا یزیدیت کے طرف دار۔ اللہ تعالیٰ ہمارا جینا مرنا اور ہمارا حشر بھی محبان حسین کے ساتھ فرمائے مگر ہمیں بالضرور اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرنا چاہیے کیا یہ حقیقت غور طلب نہیں کہ عراق کے مظلوم عوام کی حمایت میں دنیا بھر کے غیر مسلم لاکھوں کی تعداد میں مظاہروں میں شامل ہوں اور مسلمانوں کو اپنی اپنی پڑی ہو۔ غیر مسلم سربراہان حکومت تو اتاوہ غیری کے دعویدار امریکہ کو مہم جوئی سے باز رکھنے کے لئے جرات مندانہ اقدامات کریں اور مسلم حکمران اکٹھے ہو کر ایک مشترکہ اعلامیہ بھی جاری نہ کر سکیں۔ شاید نہیں یقیناً حضرت اقبال ؒ نے ایسے ہی حالات کے پیش نظر کہا ہوگا

قافلہ ء حجاز میں ایک حسین بھی نہیں
گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

☆☆☆

ہمیں کس سیاست کی ضرورت ہے

پروفیسر سید اسرار بخاری

ہمیں کس سیاست کی ضرورت ہے سیاست رہنمائی کا نام ہے مگر ہم نے 1947ء سے لے کر آج تک گمراہی اور بے راہی کے خطوط پر چلایا نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پوری قوم بد دیانتی میں الجھ کر رہ گئی' سیاست صرف امیروں کے محلات تک محدود ہو کر رہ گئی۔ وہ حکمران ہی نا رہے جو بھوکے کی بھوک کا احساس کر سکیں۔ عوام الناس کے لئے ہر طرح کی لوڈ شیڈنگ ہے مگر حکمرانوں کے قمقمے روشن ہیں۔ قوم نے مزدوری کر کے جو پیسہ کمایا وہ 8 ہزار افراد نے لوٹ لیا اور سیاست کے پاس قول رہ گیا عمل نہیں رہا۔ ہم نے علم کو سیاست سے دور رکھا بلکہ اس کا غلام بنائے رکھا انجام یہ ہوا کہ جن پر ہماری دھاک تھی ان کے سامنے ہم ڈھاک کے پتے بن گئے۔ اسلام نے جس سیاست کا آغاز کیا تھا عدل فاروقی اس کا آئینہ ہے۔ ہم ترقی کرتے' علم کی قدر کرتے' سائنس دان پیدا کرتے مگر عدل عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہی قائم کرتے۔ ہمیں اب غریبوں کی سیاست کی ضرورت ہے جو غریب کا درد جانتے ہیں مگر 60 سال سے ہم ان توندوں کے جہنم بھرتے رہے جن کی ہوس چہارم آسمان پر ہے۔ اس وقت کوئی ہمیں ایک بھی غریب سیاست دان دکھا دے تو ہم اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ تحریروں میں لکھنے والے اپنی معلومات کے جوہر دکھاتے ہیں اور قوم کو اس کی ناکامیوں سے آگاہ کرتے ہیں مگر کوئی نہیں جو ان لغت ہائے حجازی کے ماہرین سے یہ کہے کہ قوم کو اس راہ پر کیوں نہیں چلاتے جس پر تمہارے اسلاف چلتے رہے 60 برسوں میں کیا عمر بن عبدالعزیز کی طرح کی ایک مثال بھی ہم دہرا نہ سکے۔ آسمانوں کے رب نے ہمیں ہر نعمت سے نوازا اور ہم ہر نعمت کو اپنے گھر میں لے آئے اگر سیاست ابتداء ہی سے ایک آزاد اور دیانتدار عدلیہ کو جواب دہ ہوتی تو این آر او کو کون جانتا کھایا گیا' کھلایا گیا اور خوب لوٹا گیا ظاہر ہے جہاں دولت لٹتی ہے وہاں عزتیں بھی محفوظ نہیں رہتیں اسی لئے تو دولت مند لوگ سڑکوں پر سے قوم کی بیٹیاں اٹھا کر ان کی عزت لوٹ کر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ ہماری سیاست دولت کی غلط تقسیم پر انحصار کرتی رہی مستحق نان شبینہ کو محتاج ہیں اور جن کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہ دولت کو کہاں خرچ کریں ان کے کتے بھی سونے کا ورق کھاتے ہیں۔ آج دور لن ترانیوں اور قلمی کمالات دکھانے کا نہیں قوم کو ایک صحیح سیاسی نہج پر لانے کا ہے۔ یہ تو خدا کا شکر ہے کہ میڈیا اب کچھ کچھ اس راہ پر چل نکلا ہے ورنہ ہمیں کب پتہ چلتا تھا کہ ہماری جیب کس نے کاٹی۔ جب سیاست غلط راہوں پر چل پڑتی ہے تو عام لوگ بھی مجبور ہو کر وہی راہ اختیار کر لیتے ہیں کہنے کو تو ہم کہتے ہیں کہ رشوت لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں مگر ان کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ ہمارے سیاستدان سیاست کو اس مقام پر لے گئے ہیں کہ آج ان کا ڈنڈا ہے اور ہمارے سر۔ شاید ہم کفر و اسلام کا فرق بھی بھول گئے ہیں۔ آج کل پاکستان میں اسلام کا امریکی برانڈ چل رہا ہے۔ سیاست دان پانی کی جگہ ڈالروں سے منہ دھوتے ہیں اور تو اور جنہیں ہم سفیر بناتے ہیں وہ بھی ہمارے چور نکلتے ہیں۔ ہمارے نکلو کریٹ بھی افسری کے لئے بھرتی ہوتے ہیں اور قوم مجبور ہے کہ ان کی خدمت کرے' ان کی جیبیں بھرے یہی وہ لوگ ہیں جو سیاست دانوں کو کھانے پینے کے گر سکھاتے ہیں۔ بابائے قوم نے پاکستان بنایا تھا ہم نے اسے سندھی' پنجابی' بلوچی' سرحدی بنا دیا۔ اس کے باوجود ہمیں شرم نہیں آتی کہ ہم ان کی قبروں پر پھولوں کی چادریں چڑھاتے ہیں کیا اہل سیاست کو معلوم نہیں کہ جو مینار قرارداد مقاصد کیلئے کھڑا کیا گیا تھا وہ خودکشیوں کے لئے وقف ہو کر رہ گیا۔ اصحاب قلم کو اجتماعی طور پر اپنے قلم قوم کی اصلاح کی طرف موڑ دینے چاہئیں۔ قوم کو معلومات دینے کیلئے الیکٹرانک میڈیا کافی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ہمیں اقبال ؒ کے اس مصرعے پر ایمانداری سے غور کرنا چاہئے۔

جدا ہو دیں سیاست سے
تو رہ جاتی ہے چنگیزی

میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں؟

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

کالم کے عنوان کو دیکھتے ہی آپ یہ سمجھیں گے کہ میں شاید منافقوں، راشیوں، زانیوں، چوروں، ڈاکوؤں وغیرہ کے بارے میں بات چیت کروں گا اور پھر گھوم پھر کر ملک وقوم دشمن عناصر کی نشاندہی کروں گا۔ نہیں میرا مقصد آج ہرگز ان لوگوں کے بارے میں کوئی تبصرہ کرنا نہیں ہے میں آج آپ کو ایک نہایت اہم، عبرت انگیز واقعہ سنانا چاہتا ہوں جس کی جانب میری توجہ میرے عزیز دوست، یونیورسٹی آف بحرین کے سول انجینئرنگ اور آرکیٹ کچر کے شعبہ میں تعلیم دینے والے پروفیسر ڈاکٹر شمس الحق علوی نے دلائی ہے۔

ہم کو علم ہے (یا ہونا چاہئے) کہ اسلام میں چار جید امام گزرے ہیں جن کے فقہ کی پیروی کرنے والے کروڑوں مسلمان ہیں۔ یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام مالک ہیں۔ شیعہ حضرات کی اکثریت عموماً امام جعفر صادق کی پیروکار ہے۔ آپ کو بتاتا چلوں کہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام محمد تھے اور ان کے شاگرد امام شافعی تھے اور ان کے شاگرد امام احمد بن حنبل تھے۔ امام مالک مدینہ میں مسجد نبوی میں درس دیا کرتے تھے اور امام شافعی نے ان سے بھی استفادہ کیا تھا۔

ان چاروں اماموں کی تعلیم کا مقصد فرمان الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت وتعلیم پر عمل کرانا تھا۔ یوں یہ سب حضرات اسلامی علوم کی ترویج اور ترقی کے ایک ہی سلسلہ سے وابستہ تھے۔

اب میں اصل واقعے کی طرف آتا ہوں: مشہور محدث اور امام احمد بن حنبل کے شاگرد رشید شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی بغدادی (202، 294...ھ) نے اپنی کتاب ''قیام اللیل'' میں ایک عبرت انگیز قصہ نقل کیا ہے۔ جس سے اس آیت کے فہم میں مدد ملتی ہے اور سلف کے فہم قرآن اور تدبر قرآن پر روشنی پڑتی ہے۔

جلیل القدر تابعی اور عرب سردار احنف بن قیس ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ: ''ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا تذکرہ ہے، کیا تم نہیں سمجھتے ہو'' (القرآن)۔ وہ چونک پڑے اور کہا کہ ذرا قرآن مجید تو لانا، میں اس میں اپنا تذکرہ تلاش کروں اور دیکھوں کہ میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں اور کن سے مجھے مشابہت ہے؟ انہوں نے قرآن مجید کھولا، کچھ لوگوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا، جن کی تعریف یہ کی گئی تھی ترجمہ: ''یہ لوگ رات کے تھوڑے حصے میں سوتے تھے اور اوقات سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا تھا''۔ (سورۃ الذاریات آیات: 17-19) مزید ورق گردانی کی تو کچھ اور لوگ نظر آئے جن کا حال یہ تھا، ترجمہ ''ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (سورۃ السجدہ، آیت: 16) اس کے بعد کچھ اور لوگ نظر آئے جن کا حال یہ تھا، ترجمہ ''اور (یہ وہ لوگ ہیں) جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کر کے اور (عجز وادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں۔'' (سورۃ الفرقان، آیت: 46) اور کچھ لوگ نظر آئے جن کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے، ترجمہ ''جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔'' (سورۃ آل عمران، آیت: 134) اور کچھ لوگ ملے جن کی حالت یہ تھی، ترجمہ ''(اور) دوسروں کو اپنے آپ پر مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود شدید ضرورت ہی کیوں نہ ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہوتے ہیں۔'' (سورۃ الحشر، آیت: 9) کچھ اور لوگوں کی زیارت ہوئی جن کے اخلاق یہ تھے، ترجمہ ''اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں''۔ (سورۃ الشوریٰ) اسکے بعد جن لوگوں کا تذکرہ ہوا وہ یہ تھے، ترجمہ ''اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے انکو عطا فرمایا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (الشوریٰ، آیات: 37-38)

وہ یہاں پہنچ کر ٹھٹک کر رہ گئے اور کہا اے اللہ میں اپنے حال سے واقف ہوں، میں ان لوگوں میں نظر نہیں آتا! پھر انہوں نے ایک دوسرا راستہ لیا، اب ان کو کچھ لوگ نظر آئے، جن کا حال یہ تھا، ترجمہ ''ان کا یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں؟ (سورۃ صافات، آیات: 35-36) پھر ان لوگوں کا سامنا ہوا جن کی حالت یہ تھی، ترجمہ ''اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور جب اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے چہرے کھل اٹھتے ہیں''۔ (سورۃ الزمر، آیت: 45) کچھ اور لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جن سے جب پوچھا گیا، ترجمہ ''کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم جھوٹ سچ باتیں بنانے والوں کے ساتھ باتیں بنایا کرتے تھے اور روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا''۔ (سورۃ المدثر، آیات: 42-47)

یہاں پہنچ کر بھی ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی تھوڑی دیر کے لئے دم بخود کھڑے رہے پھر کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا، اے اللہ! ایسے لوگوں سے تیری پناہ! میں ان لوگوں سے بری ہوں۔

اب وہ قرآن مجید کے صفحات کو الٹ رہے تھے اور اپنا تذکرہ تلاش کر رہے تھے، یہاں تک کہ اس آیت پر جا کر ٹھہر گئے، ترجمہ ''اور کچھ اور لوگ ہیں جن کو اپنے گناہوں کا (صاف) اقرار ہے انہوں نے اچھے اور برے اعمال کو ملا جلا دیا تھا قریب ہے کہ خدا ان پر مہربانی سے توجہ فرمائے، بے شک خدا بخشنے والا بڑا مہربان ہے''۔ (سورۃ التوبہ، آیت: 102) اس موقع پر ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا، ہاں ہاں! بے شک یہ میرا حال ہے۔

اس واقعے میں ہمارے لئے بہت سے سبق پوشیدہ ہیں۔ کیا ہم نے کبھی سوچا کہ جب ہم احکم الحاکمین کی عدالت میں پیش ہوں گے تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ ہم کس طرح کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے؟ کیا ہم نے اس کلام الٰہی پر اسی ذوق وشوق سے غور وفکر کیا جو ہمارے ان عظیم بزرگان دین کا طریقہ تھا؟ واقعہ یہ ہے کہ ہم اس کتاب کو کبھی کبھار پڑھ تو لیتے ہیں لیکن اپنے دل و دماغ کی صلاحیتوں کو اس پر صرف نہیں کرتے نہ پوری توجہ کے ساتھ اسے سمجھ کر دیکھتے ہیں کہ اس میں ہمارے لئے امید کا کیا پیغام ہے۔ ذرا اس نظر سے قرآن کو پڑھنے کی کوشش کریں پھر دیکھیں کیسے کیسے دروازے علم وحکمت کے ترقی اور عروج کے ہم پر کھلتے چلے جائینگے۔

آیئے فرمان الٰہی کے ہی سکھائے ہوئے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اپنے رب العالمین سے یہ دعا مانگیں:

''اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں (کے اثرات بد) کو ہم سے دور فرما۔ اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ موت دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ وعدہ کر چکا ہے اور ہمیں قیامت کے دن ذلیل نہ کرنا۔ بلاشبہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' (سورۃ آل عمران، آیات: 193-194)۔

☆☆☆☆

اطلاعات

درس قرآن

جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام ہر ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نماز ظہر درس قرآن کی نشست احسا کلب گلشن چورنگی کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ کو بزم فیضان مصطفےٰ و جماعت اہلسنت کراچی کے تحت 5/1052 سندھی ہوٹل لیاقت آباد کراچی بعد نماز عشاء منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اتوار بعد نماز ظہر درس قرآن جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر بدھ کو بعد نماز ظہر اخوند مسجد کھارادر کراچی میں درس قرآن کی نشست ہوتی ہے۔

درس قرآن

مصطفائی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن مجید ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب شمس آباد فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

محفل اصلاح عقائد

ماہانہ درس قرآن مجید وختم قادریہ ، ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک کو بعد از نماز مغرب جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عشاء ممتاز اسکالر علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب پی آئی اے آڈیٹوریم نزد حسن اسکوائر کراچی میں درس دیتے ہیں بعد محفل لنگر کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

محفل ذکر

ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد آرام باغ کراچی میں نماز عصر تک محفل نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ختم قادریہ

ہر اتوار بعد نماز مغرب آستانہ صدیقیہ نقشبندیہ B/93 بلاک نمبر 13 نزد جوہر چورنگی کراچی میں ہوتی ہے

شہر کراچی میں نور قرآن کی بہار نصیب چمکائیے

ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ختم قادریہ کی محفل منعقد ہوتی ہے۔

نور قرآن سے منور ہو جائیں، آسان ترجمہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر استعمال، مدلل تفسیر ہر جمعۃ المبارک، نور قرآن نشست 9:30 تا 11:30 جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔

سنتوں بھرا اجتماع

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام ہر جمعرات بعد نماز مغرب فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی میں اجتماع منعقد ہوتا ہے۔

مسائل اور ان کا حل

روزانہ بعد نماز ظہر مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی ویلفیئر سینٹر بہادر آباد کراچی میں عوام الناس سے ملاقات کرتے ہیں۔

ماہانہ نشست: معاشرتی برائیاں اور ہم

ہر ماہ کی پہلی بدھ 9:45 تا 11:55 شہزادہ لان نزد جیل چورنگی، کراچی منعقد ہوتی ہے جس میں علماء کرام کا خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ہفتہ ختم قادریہ برائے خواتین دوپہر 2:30 تا 4:30 ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مصطفائی دوستو!

مصطفائی معاشرے کے قیام میں آپ کیا کردار ادا کرسکتے ہیں۔
اور آپ مصطفائی برادری کے رکن ہونے کے ناطے ہمارے لیے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔
نگارشات، تبصرے، سوالات وتجاویز اور پسندیدہ موضوعات کیلئے ہی ہیں۔
مصطفائی معاشرے کے قیام کیلئے اپنا حصہ ڈالیں اور کچھ نہ کچھ ضرور لکھئے

مصطفائی نیوز آپ کی ضرورت ہے۔
مصطفائی نیوز کے بارے میں آپ کی رائے اور تعاون ہمارے صفحات آپ کی
قلم اٹھائیے اور ہمیں اپنی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے
ای میل کیجئے، فون پر رابطہ کیجئے۔ اور

اس ماہنامے کی سرپرستی قبول کرتے ہوئے اسے دوسروں سے متعارف کرائیں۔ مصطفائی نیوز کی سالانہ خریداری
آپ کے احباب اور عزیزوں کے لئے بہترین تحفہ ہے جس کا کوئی اور بدل نہیں۔

ہر شہر میں نمائندوں کی ضرورت ہے

رابطہ کیجئے

چیف ایڈیٹر: محمد عابد ضیائی

فون نمبر 0300-8234458/0321-8234458 Email:mustafainews@gmail.com Website:www.mustafai.com

ہمیں فکر کرنی چاہیے

محمد امین مگسی

> تاریخ گواہ ہے کہ دین ہی نے ہم کو عزت دی، شہرت دی، کامیابی دی، مقام دیا اور آج دین سے دوری کے نتائج بھی ہمارے سامنے ہیں کہ جو کچھ تھا وہ بھی جاتا دکھائی دیتا ہے۔

اگر ہم عالمی سطح پر قوم مسلم کے دینی حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو پہلے سے کافی گراوٹ نظر آتی ہے اور دینی اعتبار سے مسلمانوں میں بے راہ روی، منافرت و کشیدگی کافی بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ پہلے حلال و حرام، جائز اور ناجائز کا مسلمانوں میں کسی حد تک خیال رکھا جاتا تھا لیکن اب اس کا تجزیہ کریں اور مسلمانوں کے اعمال و کردار کا تنقیدی جائزہ لیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز سے حلت و حرمت کی تمیز گویا امت مسلمہ میں کمزور دکھائی دے رہی ہے، پہلے تجارتی لین دین کے کسی ناجائز طریقہ پر علما سود کا حکم دیتے اور شرعی احکام پیش کرتے تو لوگ اسے ترک کردیتے، اب تو یہ عام بلا جھجک جاری ہے اور بے شمار مسلمان اس میں گرفتار ہو رہے ہیں، اسی طرح خیانت کا بھی دور دورہ ہے، لوگ امانتوں کو بے خوف و خطر ہڑپ کر جاتے ہیں اور خیانت کی سزا کی انہیں فکر نہیں ہوتی، اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول ا کا جذبہ مفقود نظر آتا ہے، بلکہ نئی نسل کے نوجوانوں کو خلفائے اربعہ کے نام تک نہیں معلوم اور فلم انڈسٹری کے ہیرو ہیروئن کے بارے میں تاریخ پیدائش سے لے کر ان کی پسند سے ناپسند تک سب کچھ جانتے ہیں۔ العیاذ باللہ

بظاہر مسجدوں میں نمازیوں کی تعداد زیادہ دکھائی دے لیکن اگر آپ اس کا اثر نمازیوں کی زندگی پر دیکھنا چاہیں تو ندارد۔ حاجیوں اور روزہ داروں کی تعداد میں قدرے اضافہ ضرور ہوا لیکن ان عبادات کے اثرات انسانی زندگی پر کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔ تحریکات کا وجود لیکن اخلاص ناپید۔ الا ماشاء اللہ رہے دینی معلومات اور دینی تعلیم کے حصول کا شوق تو یہ سب کچھ عیاں ہے۔۔۔۔ یاد رکھیں ! دین ہی ہماری اصل پونجی ہے، اگر یہ ضائع ہوگئی تو دونوں جہاں برباد اور اگر یہ سلامت تو دونوں جہاں میں ہم سلامت۔ آج دینی سرگرمیوں کی طرف نوجوان پیش قدمی نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ دن بدن دین سے بغاوت اور نفرت نئی نسل میں عام ہوتی نظر آتی ہے۔ الا ماشاء اللہ گزشتہ سال ہر اعتبار سے ہم سب کو دعوت فکر دیتا ہے کہ تم نے قوم کے خورد و نوش اور رہائش وغیرہ کا انتظام تو کیا ہوگا لیکن ان کے دلوں میں دینی شعور اور ملی تڑپ بیدار کرنے کے بارے میں کوئی فکر نہیں جو کہ دنیاوی زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے کہ دین ہی انسان کو انسان بناتا ہے اور زندگی کی آخری سانس تک دین ہی کے دامن سے وابستہ رہنے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ دین ہی نے ہم کو عزت دی، شہرت دی، کامیابی دی، مقام دیا اور آج دین سے دوری کے نتائج بھی ہمارے سامنے ہیں کہ جو کچھ تھا وہ بھی جاتا دکھائی دیتا ہے۔ خبردار! اپنی زندگی کو دین سے دور نہ رکھیں۔ گزشتہ صدی میں عوام کا حال یہ تھا کہ علمائے کرام اگر کسی معاملہ میں کوئی حکم صادر فرمادیتے تو عوام بے چون وچرا اسے قبول کرلیتی اور اس پر عمل کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتی اور ان کے فیصلہ کو اپنے لئے حرف آخر اور کامیابی کی ضمانت تصور کرتی۔ علمائے کرام کی زیارت اور ان کی صحبت سے استفادہ، ان کی مجلس کی حاضری کو رحمت خیال کر کے بچوں کے دلوں میں اللہ و رسول کی محبت اور ذکر و درود کا سچا جذبہ بیدار کرتی، جھوٹ سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا اور صدق ہی ان کی پہچان تھی۔

اور آج المیہ یہ ہے کہ دھوکہ دہی، فریب کاری کو پالیسی اور فن تصور کیا جاتا ہے، جب کہ گزشتہ صدی میں اسے ایک بدترین عیب سمجھا جاتا، مساجد میں دنیا کی باتیں کرنا گناہ جانتے، جوا، شراب اور حرام چیزوں کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے تھے، بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت اور والدین کی اطاعت، پڑوسیوں کے ساتھ صلہ رحمی ان کا وطیرہ تھا اور ان کی خیر خواہی لازمی گردانتے تھے، گویا گزشتہ صدیوں میں ہمارا حال کسی حد تک اچھا تھا، لیکن اکیسویں صدی میں ہر سال ہمارا دینی حال نہایت ہی گھناؤنا ہوتا جارہا ہے۔ ہمیں دینی تعلیمات اور مذہبی اصول و قوانین کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنے کی فکر ہے، نہ ہی اسلامی تشخص برقرار رکھنے کا کوئی شوق۔ احترام، عبادات، پردہ، ذکر و درود، مساجد کا احترام وغیرہ سب مفقود، بلکہ ان کی جگہ اللہ تعالیٰ کی پیہم نافرمانیوں کا ایک تسلسل ہے جو ہر کسی پر واضح اور روشن ہے۔

آج ہم اپنی بے آبروئی، ذلت و رسوائی اور زوال و پستی کی باتیں کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں کہ غیر قوم ہم کو اسلامی شعار میں حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے، تو میں کہتا ہوں کہ تاریخ کا مطالعہ کرو، جب تک ہمارا دینی حال اچھا تھا ہر کوئی ہمارا احترام کرتا اور غیروں پر بھی اس کا اثر ہوتا۔ غیر قوم مسجد کے قریب بھی ڈھول باجا نہیں بجاتی تھی، اگر وقتِ نماز میں مسلمان کہیں نماز پڑھتا ہوتو غیر قوم کے لوگ بھی احتیاط سے باتیں کیا کرتے، ماہ رمضان المبارک میں غیر قومیں دن کے اجالے میں مسلمانوں کے سامنے کھانے پینے سے احتیاط کرتیں۔ وہ یہ جانتے تھے کہ ان کا یہ فعل مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب ہوگا اور اس طرز عمل سے ان کے مذہبی امور کی بجا آوری میں خلل واقع ہوگا۔

لیکن ہم شیطان کے مکر و فریب کے شکار ہوئے اور ہم نے خود اپنے دینی احکام کی بجا آوری میں حد درجہ کوتاہی برتی، ہم نے مسجد کا احترام چھوڑ دیا، ہمارے گھر مسجد سے قریب ہوں تو بھی ناچ گانوں کی آواز سے نمازیوں کو تکلیف ہم ہی پہنچاتے ہیں، بھلا جب مسلمان ہی ایسا کرے گا تو غیر قوموں پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ ہم نے دیکھا کہ ہماری ان ساری چیزوں کی وجہ ہمارا دین سے رشتہ کمزور ہوتا ہے، بلکہ (معاذ اللہ) دین ہی کو اپنی ترقی میں رکاوٹ ہم سمجھنے لگے، ہم نے ترقی کے نام پر اور باعزت بننے کے لئے پہلے داڑھی منڈوائی، پھر مونچھیں رخصت ہوئیں اور بالکل زنانی صورت اختیار کرلی۔ داڑھی کے رخصت ہوتے ہی بے غیرتی بڑھی، بے شرمی بڑھی، جاہی نے دروازے پر دستک دی، ہم سمجھے کہ اب ترقی کریں گے، ہم نے یہود و نصاریٰ جیسی شکل بنالی، داڑھی منڈانے سے کیا چیز ہاتھ آئی؟ کون سی ترقی ہم نے کرلی؟ سوائے اس کے کہ اہل نظر کو یقین ہوگیا کہ اب فرزندانِ اسلام میں اطاعتِ رسول ا کا جذبہ باقی نہیں ہے، شریعت کا احترام ان کے دلوں سے جاتا رہا۔ جو علی الاعلان اپنے حبیب ا کی سنت کو تراشتا ہو وہ کیسے بہتر اور قابل عزت ہوسکتا ہے؟ داڑھی منڈانے سے عزت کیا ملتی خود اپنے رب کی ناراضگی مول لے کر عوام کا اعتماد بھی کھو بیٹھے۔ ترقی کے بجائے تنزلی ہمارے ہاتھ آئی۔

آج اگر ہم سکھ قوم کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے داڑھی اور سر کے بالوں کو منڈوائے بغیر خوب ترقی کی۔ ترقی کے لئے بھی یہ چیزیں ان کے لئے رکاوٹ نہیں بنیں، جہاں دیکھو، جس بڑے عہدے پر دیکھو، جس ملک میں دیکھو، جس میدان میں دیکھو وہ کامیاب نظر آئیں گے اور اپنے شعار کے ساتھ۔ لیکن آج قوم مسلم کو دینی شعار اختیار کرنے میں شرم آتی ہے، داڑھی رکھنے میں شرم، نماز پڑھنے میں شرم، پردہ کرنے میں شرم، بیٹھ کر کھانے پینے میں شرم، اسلامی لباس اختیار کرنے میں شرم۔ اس قدر ہم نے شرم کیا کہ بے شرمی اور بے حیائی کی ساری حدیں تجاوز کر گئے۔ ہمیں جو کام کرنے میں فخر ہونا چاہئے آج ہمیں انہیں کاموں میں شرم محسوس ہو رہی ہے اور جو کام کرنا بے شرمی اور بے غیرتی کی بات تھی آج ان کاموں کو فخر کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ آج ناچ گانے، فحاشی، فلم بینی، بے غیرتی، بے پردگی، عریانیت، غیر عورتوں سے ملنا، ملانا جو کبھی بھی باعزت مسلمان پسند نہیں کرسکتا، آج ترقی کے نام پر سب کچھ ہو رہا

ہے اور مسلمان ایسا کرنے پر فخر محسوس کر رہے ہیں، ساتھ ہی دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب بھی دے رہے ہیں۔ اگر شریعت مصطفیٰ ﷺ سے روگردانی ترقی ہے تو لعنت ہو ایسی ترقی پر، جان لو کہ شریعت کو چھوڑ کر ترقی کیا ملے گی، بربادی ہی بربادی ہاتھ آئے گی اور ذلت و رسوائی کے سوا اس کا کچھ بھی حاصل نہیں۔ ذلت وخواری، انحطاط و پستی، تباہی وبربادی سے ہمارا رشتہ اس قدر مضبوط ہو چکا ہے کہ مکمل کوشش کے باوجود بھی ہم اپنے دامن کو بچا نہیں سکتے، عروج وارتقاء، عظمت وشوکت کی راہ پر گامزن ہونا تو دور کی بات ہے۔ لہٰذا ہمیں غور کرنا چاہئے کہ مزید تباہ ہونا ہے یا پھر ترقی کرنی ہے؟ اگر ترقی کرنی ہے تو اسلامی شعار کے ساتھ ساتھ علم کے میدان میں، سائنس کے میدان میں، تحقیق کے میدان میں، تجارت کے میدان میں اور سیاست کے میدان میں قوم بڑھ کر حصہ لے انشاء اللہ کبھی بھی یہ قوم زوال پذیر نہیں ہوگی اور ترقی اور کامیابی بھی اس کے ہم رکاب رہے گی، دین کے دامن کو تھامنے کی وجہ سے اللہ عزوجل عظمت وسربلندی اور قدر ومنزلت عطا فرمائے گا۔ ماضی ہمارا انتا روشن وتابناک ہے کہ ہم ان تابناکیوں کو دیکھیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو روئے زمین، خاص طور پر مدینہ منورہ مومنوں کے لئے فیض رساں اور عروج وارتقا کی سرزمین بن جائے گا۔

تعلیم کی جانب قابل قدر توجہ نہ دینے اور دولت و ثروت میں بے جا فضول خرچی کی وجہ سے ان کی بے وقعتی میں اضافہ ہوتا گیا، ناخواندگی کے سبب ان کی پوزیشن دفاعی ہوگئی اور وہ ہر میدان میں غیروں کے آلہ کار بن گئے اور اپنا دینی وملی اثر و رسوخ کھو دیا۔ جب کہ پہلے کے مسلمانوں میں یہ جذبہ بے کراں ضرور کارفرما ہوتا کہ کم از کم وہ اپنے دینی بھائیوں کے لئے ترقی کی راہیں ہموار کریں اور انہیں صاحب روزگار، صاحب حیثیت بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور وحدت واجتماعیت کے ساتھ کام کرنے کے لئے آپسی معاہدہ کریں اور شعائر اسلام اور مذہبی شناخت کے تحفظ وبقا کے لئے ممکنہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ پوری قوم مسلم کو اس کی اہمیت وافادیت اور ضرورت وحاجت سے آگاہ کریں۔ لیکن آج مسلمانوں کے حالات انتہائی سنگین صورت اپنائے نظر آتے ہیں، عیش وعشرت اور شیطانی حرکت وعمل نے انہیں بے غیرت بنا کر رکھ دیا اور ان کے دلوں سے ایمانی جذبہ نکال کر دنیاوی خواہشات کی آماجگاہ بنا دیا، اس لئے نہ تو ان کی تجارت میں اچھی سرمایہ کاری ہوتی ہے اور باہمی اخوت و بھائی چارگی کے فقدان اور آپسی منافرت وچپقلش کی کالا بازاری کے سبب نہ ہی ترقی کرتے نظر آتے ہیں۔ بدکرداری و بے حیائی کے سارے وسائل پر قابض ہونے کی لالچ میں اپنا سارا سرمایہ، ساری دولت غیروں کے ہاتھوں میں دے رہے ہیں۔ یہ امت مسلمہ کے لئے انتہائی مشکل ترین مرحلہ ہے۔

دین سے دوری کے سبب ہی ہم تنزلی کے شکار بھی ہوئے اور تعلیم کے فقدان کے سبب دولت کے صحیح استعمال کا طریقہ نہ جان سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دولت بے ڈھنگی خرچ ہوئی اور سارا سرمایہ دشمنوں کے ہاتھ میں پہنچ گیا اور ہم بے دست و پا ہو گئے۔ آج مقابلہ آرائی کے اس ماحول میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ قوم مسلم دنیا کے رکھ رکھاؤ میں تو آگے نکلنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن مالی اعتبار سے دوسروں سے بہتر بننے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی ہے۔ آج تجارت کی منڈی میں اگر دیکھا جائے تو ہول سیل (SaleWhole) کی ساری مارکیٹ پر غیروں کا قبضہ ہے، ساری منڈیوں پر غیروں کا تسلط ہے اور قوم مسلم ایک مزدور کی حیثیت سے آج اپنی زندگی کی ساعتوں کو گزار رہی ہے۔

یہ سب دین سے دوری کا نتیجہ ہے، جب تک ہم دین سے قریب تھے اللہ عزوجل دولت ہمیں عطا فرماتا تھا اور دولت کے استعمال کا ڈھنگ بھی ہم اچھی طرح جانتے تھے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر اعتبار سے اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، مالی اعتبار سے خوشحال بنیں اور بینک کا قرض ہو یا سودی قرض ہو سب سے پہلے ان ساری چیزوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ محنت ومشقت کے ساتھ کام کریں اور تجارت کو فروغ دینے کے لئے جدو جہد کریں۔ اگر ہم نے تجارت کے فروغ کے لئے جدو جہد کی اور نام ونمود اور اسراف سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ہو سکتا ہے کہ آنے والے دنوں میں ہمارے اندر یہ لیاقت وصلاحیت پیدا ہو جائے کہ ہم اپنی قوم کے لئے، اپنے دین کے لئے، اپنے ملک کے لئے کچھ خدمات انجام دے سکیں اور زمین پر بوجھ بن کر زندگی گزارنے سے اپنی ذات کو محفوظ رکھیں۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قوم کی فکری قیادت کے لئے افراد کا تعین کریں، سماج کے اندر پائی جانے والی کج روی کو دور کرنے کی کوشش کریں، صاحب فن کو مظاہر؟ فن کے مواقع فراہم کریں اور بے روزگاروں کو جائز ودرست روزگار کی راہ دکھائیں اور ہر طرح سے اپنی معاشی حالت، تعلیمی حالت کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔ ان دنیوی حالات کو اگر ہم نے سدھارنے کی کوشش نہیں کی تو اچھی طرح سے یاد رکھیں کہ رسول گرامی وقار ﷺ نے فرمایا کہ مفلسی انسان کو کفر تک لے جاتی ہے، افلاس کی وجہ سے لوگ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ آج ضرورت یہ بھی ہے کہ ہم خود بھی معاشی اعتبار سے مستحکم ہوں اور اپنی قوم کو بھی مستحکم کرنے کے لئے جدو جہد کریں۔

قارئین، دنیوی حالات پر ایک مختصر سا تبصرہ آپ کے سامنے نئے سال کے آغاز سے پہلے پیش کر دیا اب آیئے چند فارمولے آپ کے سامنے رکھوں، چند نکاتی پروگرام ماہ محرم کے چاند سے پہلے آپ پڑھ لیں اور سال بھر اس فارمولے پر عمل کی کوشش کریں انشاء اللہ آپ خود دیکھیں گے کہ یہ سال ان فارمولوں پر عمل کرنے کی وجہ سے میرے کریم کے کرم سے اور اس کے پیارے محبوب ﷺ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ وطفیل ضرور کسی حد تک فائدہ لیے نظر آئے گا۔

۱۔ نماز پنج گانہ کی پابندی کی جائے، اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو کہ سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقت آخر بھی سجدہ ترک نہ کیا۔

۲۔ تلاوت قرآن مقدس کے لیے وقت مقرر کیا جائے اور بلا ناغہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ قرآن پڑھا جائے۔

۳۔ ملازمت میں ذمہ داری کا احساس، تجارت وکاروبار میں دیانت داری کا مظاہرہ ہو اور ہر طرح کی دھوکہ دہی، فریب کاری، خیانت و وعدہ خلافی سے آپسی معاملات کو پاک وصاف رکھا جائے۔

۴۔ تضیع اوقات سے حد درجہ اجتناب برتیں، لہو ولعب سے دور رہیں، وقت نکال کر دینی کتب ورسائل کا مطالعہ کریں۔

۵۔ اچھوں کی صحبت اختیار کریں، علمائے کرام کے بیانات سے استفادہ کریں، ہمیشہ نیک وصالح شخص کے ساتھ رہنے کی کوشش کریں۔

۶۔ ہمیشہ، ہر حال میں سچ بولیں، دروغ گوئی اور کذب بیانی کے قریب بھی نہ جائیں۔

۷۔ اپنے اچھے کردار وعمل سے ہر وقت قوم وملت کو فائدہ پہنچانے کی جدو جہد کریں، ہرگز کوئی ایسا کام نہ کریں یا کوئی بات نہ بولیں جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے یا کسی کی دل شکنی ہو۔ انداز گفتگو شائستہ ہو اور ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

۸۔ حصول روزی کے ناجائز طریق؟ کار سے خود بھی دور رہیں اور دوسروں کو دور رہنے کی تلقین کریں۔

۹۔ اپنا کام خود کرنے کی کوشش کریں اور ہرگز دوسروں پر بوجھ نہ بنیں بلکہ غیروں کا ہاتھ بٹائیں اور اپنے بھائیوں کی نصرت و اعانت میں کوتاہی نہ کریں۔

۱۰۔ ہر قسم کے تیز مشروبات وماکولات اور نشہ آور اشیاء سے سختی سے باز رہیں اور حرام وحلال میں تمیز کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔

۱۱۔ بچوں کی تعلیم وتربیت پر خاص دھیان دیں، انہیں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے ضرور آراستہ کریں، گھر کا ماحول اسلامی بنائیں اور ہرگز خلاف شرع کام کے قریب نہ پھٹکیں، بچوں کی مناسب رہنمائی کے لئے خوب خوب وقت نکالیں اور انہیں ہر کام میں وقت کا پابند بنائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے مثبت اثرات بہت جلد آشکارا ہوں گے۔

۲۱۔ بچوں کے سامنے والدین آپسی نوک جھونک سے مکمل پرہیز کریں اور ہرگز ان کے سامنے ایسا کام نہ کریں جس کا وہ غلط اثر لیں، کیوں کہ ماں، باپ ہی ان کے لیے آئیڈیل ہیں، خود غلط لوگوں کی صحبت اختیار نہ کریں اور اپنے بچوں کو ناکارہ، بے ہودہ لڑکوں کے ساتھ نہ رہنے دیں، اگر آپ نے اسے کھلی چھوٹ دی تو بروز قیامت ضرور آپ سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۳۱۔ اولاد کو چاہئے کہ اپنے ماں، باپ کی فرمانبرداری اور ان کی اطاعت میں ہرگز کوتاہی نہ کریں اور اپنے قول وفعل سے انہیں ذرہ برابر کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔

۴۱۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر خاص دھیان دیں اور انہیں ہر ایسا قدم اٹھانے سے باز رکھیں جو بے حیائی، بدکرداری کی طرف لے جانے والا ہو۔ شروع ہی سے انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہیں اور خود غیر اسلامی طریقہ کار کو اپنانے سے گریز کریں۔

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات

انتخاب: سیاب احمد صدیقی

ولادت

98ھ میں حضرت سید محمد نفس ذکیہ کے ہاں اسلام کے ایک درخشاں ستارے نے مدینہ منورہ میں آنکھ کھولی۔ یہ تھے حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ یہ بات آپ کے شجرہ مبارک سے ثابت ہے۔

شجرہ نسب

آپ کے شجرہ مبارک پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کتنی قدیم ہستیوں میں سے ہیں۔ آپ ہیں سید ابو محمد عبداللہ الاشتر (عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ) بن سید محمد ذوالنفس الزکیہ بن سید عبداللہ المحض بن سید مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت سیدنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم۔ حضرت سیدنا حسن مثنیٰ کی شادی حضرت سیدہ فاطمہ صغریٰ بنت سیدنا حضرت امام حسین سے ہوئی اسی وجہ سے آپ حسنی حسینی سید ہیں۔

تعلیم

تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد صاحب کے زیر سایہ مدینہ منورہ میں ہی ہوئی۔ آپ علم حدیث پر عبور رکھتے تھے۔ اور کچھ مورخین نے تو آپ کو محدث تک بھی لکھا ہے۔

سندھ آمد

بنو امیہ کی حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی جب 138ھ میں آپ کے والد صاحب نے مدینہ منورہ سے علوی خلافت کی تحریک شروع کی اور اپنے بھائی حضرت ابراہیم بن عبداللہ کو اس ضمن میں بصرہ روانہ کیا اس زمانے میں سادات کے ساتھ انتہائی ظلم کا رویہ روا رکھا گیا تھا۔ اس ظلم کے کئی ایک واقعات معروف ہیں جن میں حضرت بن ابراہیم کا واقعہ خاص طور پر مشہور ہے۔ جب آپ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ دیوار میں زندہ چن دیا گیا۔ یہ دیوار آج بھی بغداد میں مشہور ہے۔ حضرت بن ابراہیم انتہائی وجیہ اور حسین وجمیل تھے جس کی وجہ سے آپ کا لقب دیباج مشہور ہوا۔ عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب نے آپ کو اپنے بھائی حضرت ابراہیم کے پاس بصرہ بھیجا اور آپ وہاں سے ہوتے ہوئے سندھ کی جانب روانہ ہوئے۔ ابن کثیر نے تاریخ الکامل' جلد پنجم میں لکھا ہے کہ آپ خلیفہ منصور کے دور میں سندھ تشریف لائے۔ تحفۃ الکریم کے مصنف شیخ ابوتراب نے آپ کی سندھ میں موجودگی خلیفہ ہارون رشید کے دور سے منسوب کی ہے۔

آپ کی سندھ آمد کے ضمن میں دو قسم کے بیان تاریخ سے ثابت ہیں۔ ایک یہ کہ آپ تبلیغ اسلام کیلئے تشریف لائے تھے اور دوسرے یہ کہ آپ علوم خلافت کے نقیب کی حیثیت سے (ملاحظہ ہو تاریخ الکامل لا بن الاشت' ابن خلدون' طبری اور میاں شاہ مانا قادری کی تحریریں) تاجر کے روپ میں آئے تھے۔ تاجر اس لئے کہا گیا کہ آپ جب سندھ آئے تو اپنے ساتھ بہت سے گھوڑے بھی لائے تھے۔ آپ نے یہ گھوڑے اپنے کم و بیش بیس مریدوں کے ہمراہ کوفہ سے خریدے تھے۔ آپ کی آمد پر یہاں کے مقامی لوگوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور سادات کی ایک شخصیت کو اپنے درمیان پا کر بہت عزت اور احترام کا اظہار کیا۔ آپ بارہ برس تک اسلام کی تبلیغ میں سرگرداں رہے اور مقامی آبادی کے سینکڑوں لوگوں کو مشرف با اسلام کیا۔

یہ تو ہے کہانی ظاہری حالات کی جن کو تاریخ الکامل لا بن الاشتر اور ابن خلدون' طبری وغیرہ میں قلمبند کیا ہوا ہے لیکن ایک عظیم ہستی جو حسنی حسینی سید ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے باطنی شاہسواری سے کیسے خالی ہو سکتی تھی۔ ایک زمانہ کب سے ان کے فیض سے سیراب ہو رہا ہے۔ ان کی باطنی زندگی پر ابھی کسی نے کچھ نہیں لکھا شاید اس وجہ سے کہ ان کی اپنی تحریریں یا ان کے کسی ہم عصر کی ان کے بارے میں کوئی تحریریں دستیاب نہیں ہیں اور شاید اس وجہ سے کہ وہ بہت پہلے کے اولیائے کرام میں سے ہیں اور دوسرے اس وجہ سے بھی کہ اس زمانے میں سلسلہ ہائے تصوف آج کی طرح نہیں تھی۔ تصوف کے سلسلوں کی زیادہ شہرت اور تشہیر حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں کے آنے کے بعد ہوئی۔ ان کا مزار پر انوار مرجع خلائق بنا ہوا ہے یہ ویسے تو نہیں ہے ولایت تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مرہون منت ہے۔ وہی اس کا منبع ہیں یہ کسی نے نہیں لکھا اور نہ کہا کہ وہ جو امانت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سینہ بسینہ چلی وہ ان کے حصہ میں نہیں آئی۔ شہادت ان کے آباؤ اجداد میں چلی آرہی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے لے کر غازی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے والد اور چچا شہید ہوئے۔ خود آپ نے بھی شہادت کا رتبہ پایا اپنی جان سے زیادہ کیا چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کی جا سکتی ہے یہ تو شہادت جلی ہے مگر کیا کسی نے لکھا ہے کہ وہ شہید خفی بھی ہیں؟ جب وہ حق ہو چکے تو راہ حق میں شہید ہوئے دولت سرمدی کا متحمل وہی ہو سکتا ہے۔ جس کو فطرت اس کا اہل سمجھتی ہے۔

والد کی شہادت

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے سندھ قیام کے دوران گورنر سندھ کو خبر آئی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب نے مدینہ منورہ میں اور ان کے بھائی حضرت ابراہیم نے

بنو امیہ کی حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی جب 138ھ میں آپ کے والد صاحب نے مدینہ منورہ سے علوی خلافت کی تحریک شروع کی اور اپنے بھائی حضرت ابراہیم بن عبداللہ کو اس ضمن میں بصرہ روانہ کیا اس زمانے میں سادات کے ساتھ انتہائی ظلم کا رویہ روا رکھا گیا تھا۔ اس ظلم کے کئی ایک واقعات معروف ہیں جن میں حضرت بن ابراہیم کا واقعہ خاص طور پر مشہور ہے۔ جب آپ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ دیوار میں زندہ چن دیا گیا۔ یہ دیوار آج بھی بغداد میں مشہور ہے۔

بصرہ میں عباسی خلافت کے خلاف بغاوت کردی ہے۔145ھ میں یہ اطلاع آئی کہ آپ کے والد حضرت سید محمد نفس ذکیہ مدینہ منورہ میں 15 رمضان المبارک کو اور اسی سال آپ کے چچا حضرت ابراہیم بن عبداللہ 25 ذیقعد (14 فروری 763ء) کو بصرہ میں شہید کردیئے گئے۔

گورنر سندھ کی بیعت اور آپ کی تعظیم

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کے والد صاحب اور چچا کی شہادت کے بعد عباسی خلافت کے مرکز (خلیفہ منصور) سے آپ کی گرفتاری کے احکامات بھی صادر ہوئے۔ مگر چونکہ آپ کے حصے میں میدان جنگ میں شہادت لکھی گئی تھی لہذا آپ کی گرفتاری تو عمل میں نہیں آسکی۔ حضرت حفص بن عمر گورنر سندھ آپ کی گرفتاری کے معاملے کو مسلسل ٹالتے رہے۔ ان کا خیال تھا کہ اس طرح کچھ وقت گزر جائے گا اور خلیفہ منصور غازی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی گرفتاری کے معاملے کو بھول جائے گا مگر جو لوگ اقتدار سے لگاؤ رکھتے ہیں وہ کسی طرح کا خطرہ مول نہیں لیتے بلکہ چھوٹے سے چھوٹے خطرے کو بھی برداشت کر سکتے۔ چنانچہ خلیفہ منصور کے دل سے ہرگز بھی عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کی گرفتاری کا خیال ماند نہیں پڑا۔ حالانکہ گورنر سندھ حضرت حفص بن عمر نے اہل بیت سے محبت کے جذبے کے تحت یہ بھی خلیفہ کو کہا کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ میری مملکت کی حدود میں نہیں ہیں لیکن خلیفہ کو اس پر بھی اطمینان نہیں ہوا۔

ساحلی ریاست آمد

گورنر سندھ حضرت حفص نے اپنی محبت' عقیدت اور سادات سے لگاؤ اور بیعت کر لینے کے بعد آپ کو بحفاظت ایک ساحلی ریاست میں بھیج کر وہاں کے راجہ کا مہمان بنایا۔ یہ راجہ اسلامی حکومت کا اطاعت گزار تھا۔ اس نے آپ کی آمد پر آپ کو خوش آمدید کہا اور انتہائی عزت اور قدرو منزلت سے دیکھا۔ آپ کو چار سال یہاں ان کے مہمان رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے پہلے کی طرح اسلام کی تبلیغ جاری رکھی اور سینکڑوں لوگوں کو اسلام سے روشناس کرایا۔ لاتعداد لوگ آپ کے مریدین بن کر آپ کے ساتھ ہوگئے۔

سندھ میں اسلام کی تبلیغ

کہاں سندھ کہاں سعودی عرب۔ کتنی مسافت ہے۔ کتنا لمبا سفر ہے۔ صحابہ کرام کے بعد کوئی اسلام کی تعلیم دینے یا تبلیغ کرنے کیلئے سندھ نہیں آیا تھا۔ یہ بات بھی تاریخ ہی سے ثابت ہوتی ہے کہ اس کے بعد سندھیوں کے بنجر دل کی زمین میں

گورنر سندھ حضرت حفص بن عمر نے اھل بیت سے محبت کے جذبے کے تحت یہ بھی خلیفہ کو کھا کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ میری مملکت کی حدود میں نھیں ھیں لیکن خلیفہ کو اس پر بھی اطمینان نھیں ھوا۔

سب سے پہلے حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ نے ہی اسلامی بیج بویا پھر اس کی آبیاری کی اور محبت' اخوت اور بردباری سے دلوں کو گرمایا اور ایمان کی زرخیزی سے روشناس کروایا۔ اس لئے کہ جو کام ان کے ذمہ تھا وہ صرف ظاہر سے نہیں ہوسکتا تھا۔ تاریخ کو رخ عطا کرنے والے ظاہر کے ساتھ باطن کی دنیا کے شاہسوار بھی ہوتے ہیں۔ جن کا ظاہر پر کم اور باطن پر زیادہ زور اور توجہ ہوتی ہے۔

اسباب غیب

دراصل ان ہستیوں کیلئے اس دارالعمل میں جس جگہ کا انتخاب کیا ہوتا ہے وہاں ان کیلئے اسباب بھی مہیا ہوتے ہیں۔ (گورنر سندھ حضرت عمر بن حفص کا مطیع ہونا۔ اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی گرفتاری کے خلیفہ منصور کے احکامات ٹالنا۔ آپ کو بحفاظت دوسری ریاست میں بھیجنا یہ سب غیبی اعانت تھی اور آپ کے عمل کی تائید تھی) اگرچہ عباسی خلیفہ منصور آپ سمیت تمام سادات کے قتل کے درپے تھا اس نے اطلاع ملنے پر بارہا حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کو گرفتار کرنے کے احکامات دیئے لیکن قدرت نے جو کام آپ سے لینا تھا اس کیلئے پورا پورا اہتمام کیا ہوا تھا۔ ایک ایسا گورنر سندھ میں متعین تھا جو آپ کی تعظیم اور خیال کرتا تھا اور کسی قیمت پر آپ کو تکلیف نہ پہنچانا چاہتا تھا بلکہ ان نیک بخت گورنر یعنی عمر بن حفص نے آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کرلی تھی اور در پردہ آپ کی حمایت کرتا تھا۔

سیر وشکار

تاریخ سے ثابت ہے کہ اس زمانے میں جب آپ سیر اور شکار کی غرض سے کہیں جاتے تھے تو شان وشوکت اور کروفر سے اور ساز و سامان بھی ساتھ ہوتا تھا جس سے آپ کی شان و شوکت کا اظہار ہوتا تھا۔ کیوں نہ ہو حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کس نسب کے چشم و چراغ تھے۔ یہ غالباً اس لئے بھی تھا کہ آپ کی درویشی پر امارت کا پردہ بھی پڑا رہے۔ اور جو امانت آپ کے سپرد تھی آپ کے سینے میں محفوظ و مخفی رہے۔

بھائی

یہ بھی باور کرانا ضروری ہے کہ آپ کے علاوہ آپ کے ایک دوسرے بھائی بھی ہیں وہ بھی بہت بڑے ولی تھے۔ انہوں نے بھی اسلام کی گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں۔ آپ کا مزار مراکش میں ہے اور وہاں کا سب سے معروف مزار ہے۔ اور وہاں مرجع' خلائق بنا ہوا ہے۔ اس کا تذکرہ بھی تاریخ اسلام میں موجود ہے۔

حکمرانی

حکومت دو قسم کی ہوتی ہے ایک خطہ پر اور دوسری حکومت جو حقیقی حکومت ہے وہ قلوب پر ہوتی ہے عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کی حکومت ظاہر و باطن دونوں پر قائم ہے۔ سارے دفتر ان کے ہیں جہاں تمام زائرین کی مرادوں اور دعاؤں کی عرضیاں موصول کی جاتی ہیں اور پھر ان پر احکامات صادر ہوتے ہیں۔ ثبوت یہ ہے کہ اگر زائرین کی مرادیں پوری نہ ہورہی ہوں تو پھر یہ جم غفیر کیسا۔ جو ہر آنے والے دن کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ جمعرات کو تو آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کی سیڑھیاں بھی چڑھنا دشوار ہوتا ہے۔ عام ایام میں بھی زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی حکومت کا حال کہاں سے معلوم ہوگا کس نے اس پر لکھا ہے کس لائبریری اور دفتر سے یہ تفصیل موصول ہوگی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وا?لہ وسلم کی حدیث مبارک ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے امتی بنی اسرائیل کے نبیوں کے ہم مرتبہ ہونگے۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے وقف کی ہوگی۔ یہ وہی ہیں جن کو غم امت لاحق ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں انہوں نے وہی کچھ کیا ہوگا جو نبیوں نے کیا۔

وفات

۲۰ ذی الحجہ میں آپ علیہ الرحمہ پردہ فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کراچی کے ساحلی علاقے کلفٹن میں آپ علیہ الرحمہ کا مزار پرانوار مرجع ہر خاص و عام ہے اور اپنی نورانیت اور برکت سے اس شہر کو خصوصا اور پورے پاکستان کو عموما اپنی رحمت میں لیے ہوئے ہے۔

اِنٹرنیٹ سیکھنے کی اہمیت اور اُس کے فوائد و نقصانات کا شعور

نعمان رحمانی

قارئین کرام! موجودہ دور میں اسلام کی تیز تر اشاعت کیلئے ہر ممکنہ حد تک جدید ذرائع سے استفادہ کریں اور انفارمیشن ٹیکنالوجی بالخصوص انٹرنیٹ کے ساتھ شناسائی پیدا کریں۔ پختہ عمر کے حامل افراد کے کمپیوٹر کے استعمال سے دور رہنے کا بڑا سبب نئی ٹیکنالوجی سے جھجکنے کے علاوہ پرائی زبان (انگریزی) کا حجاب بھی ہے۔ دُنیا کی سب سے بڑی کمپیوٹر ساز کمپنی مائیکروسافٹ نے درجنوں زبانوں میں کمپیوٹر کا خدمتگار نظام (ونڈوز) متعارف کروا رکھا ہے، مگر بوجوہ اُردو ان زبانوں میں شامل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُردو دان طبقہ کو انگریزی ونڈوز پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ تاہم انگریزی ونڈوز کو مکمل طور پر اُردو لکھنے اور پڑھنے قابل بنانا ممکن ہے۔ کمپیوٹر کو اُردو لکھنے پڑھنے قابل بنانے سے نہ صرف اُردو دان طبقے کو بآسانی اس کمپلیکس سے نکالا جاسکتا ہے بلکہ پاکستان میں کمپیوٹر کی شرح خواندگی میں بھی بے پناہ اضافہ ہوسکتا ہے۔

یہ بات عام مشاہدہ میں آئی ہے کہ کم عمر افراد بالخصوص بچوں میں کمپیوٹر سیکھنے کا رُجحان خاصا حوصلہ افزاء ہے۔ جب کہ عمر رسیدہ افراد کیلئے کمپیوٹر کا استعمال قدرے دُشوار ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنے بچوں کیلئے کمپیوٹر کی تعلیم کا بخوبی انتظام کریں تاکہ وہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوکر اسلام کے حقیقی مجاہد بنیں اور اُسی محاذ پر جارحیت کا سامنا کرنے کی صلاحیت پیدا کریں، جس محاذ سے اسلام بارے غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ 'نائن الیون' جیسے حادثات کے بعد اس کی اہمیت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی بہتر اشاعت، پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور نئی نسل کے درخشاں مستقبل کیلئے ہم اپنی نئی نسل کو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سیکھنے کے مواقع فراہم کریں۔

یاد رکھیں! نئی نسل کو جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور اُس کے اثرات سے کسی صورت روکنا ممکن نہیں۔ یہ بجا ہے کہ انٹرنیٹ بھی دوسرے ذرائع ابلاغ کی طرح دوہرا استعمال ہو رہا ہے۔ اس محاذ پر نیکی اور بدی کی جنگ میں بدی جیتتی نظر آرہی ہے۔ مگر واضح رہے کہ انٹرنیٹ تو محض کمپیوٹرز اور دیگر مشینی آلات کے عالمی سطح پر باہمی رابطے کا نام ہے۔ اب کوئی اس رابطے کو اچھے کام کے ابلاغ میں استعمال کرے یا برے کام کیلئے، وہ کسی کو انکار نہیں کرتا۔ انٹرنیٹ کے منفی استعمال سے خوفزدہ ہو کر آنکھیں بند کر لینے اور اُسے شجرِ ممنوعہ قرار دے دینے سے نئی نسل کو اس کے منفی اثرات سے بچانا ممکن نہیں۔ منفی اثرات سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ اُس کے مثبت استعمال بارے رہنمائی عام ہو۔

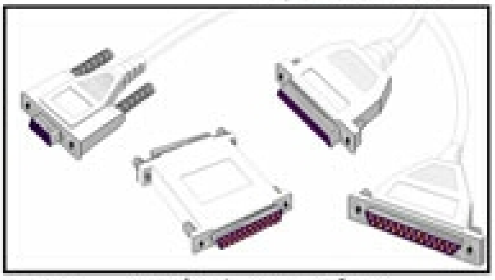

WWW.NAFSEISLAM.COM

آج اگر کفر و طاغوت کی باطل قوتیں جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہوکر اسلام کے پرامن چہرے کو دہشت گردی کے اِلزام سے داغدار کرنے میں کامیاب نظر آتی ہیں تو اس میں ہم مسلمان برابر کے ذمہ دار ہیں، کیونکہ ہم نے انٹرنیٹ اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال نہ کیا اور اسلام کا حقیقی چہرہ دُنیا کے سامنے پیش کرنے سے قاصر رہے۔

یاد رکھیں! اگر آپ خود بچوں کو مثبت انداز میں انٹرنیٹ سکھانے کا اہتمام نہیں کریں گے تو وہ آپ سے درپردہ انٹرنیٹ کلبوں میں جا کر اس کا منفی استعمال ہی سیکھ پائیں گے اور ملک و قوم کے فائدے کی بجائے تباہی و بربادی کا باعث بنیں گے۔

کیا اس طرح جمہوریت مضبوط ہوگی؟

عرفان صدیقی

اگر سپریم کورٹ نے وہی کیا جو قوم کا بہت بڑا طبقہ چاہتا تھا، اگر سپریم کورٹ نے وہی کیا جس کیلئے پاکستان کا میڈیا سیل آواز اٹھا رہا تھا، اگر سپریم کورٹ نے وہی کیا جو عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل پارلیمنٹ نے چاہا۔ اگر سپریم کورٹ نے وہی کیا جو وفاق کے وکلاء اور اٹارنی جنرل نے مانگا، اگر سپریم کورٹ نے وہی کیا جس کا تقاضا اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین کرتا ہے اور اگر سپریم کورٹ نے وہی کیا جو تہذیب و اخلاقیات اور عدل و انصاف کا پاس و لحاظ کرنے والی کسی بھی عدالت کو کرنا چاہئے تھا تو پھر یہ ہنگامہ سا کیوں برپا ہے؟ اور اگر تمام مقدمات زائد المیعاد ہونے کے باعث غیر موثر ہو چکے ہیں، اگر تمام مقدمات سیاسی بنیادوں پر بنائے گئے ہیں، اگر تمام مقدمات ٹھوس شواہد سے عاری اور بے بنیاد ہیں اگر تمام مقدمات کسی بھی عدالت کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے تو پھر انگاروں پہ لوٹنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر حکومت اپنے تمام تر تحکم کے ساتھ تخت و تاج پر قابض ہے اگر تمام چھوٹے بڑے ریاستی ادارے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اگر خود اس نے احتساب عدالتوں کے ججوں کا تقرر کرنا ہے اگر خود اسی نے تفتیش کرنی ہے، اگر خود اسی نے پراسیکیوٹر مقرر کرنے ہیں، اگر خود اسی نے شواہد پیش کرنے ہیں، اگر خود اسی نے گواہ لانے ہیں، اگر وہ خود ہی ملزم، خود ہی مدعی، خود ہی گواہ، خود ہی وکیل استغاثہ خود ہی وکیل صفائی ہے تو پھر اس پر کپکپی کیوں طاری ہے اور وہ ہذیانی کیفیت میں کیوں مبتلا ہے؟ اگر یہ سارے مقدمات سیاسی انتقام میں لتھڑا ہوا خس و خاشاک تھے اور کوئی اندرونی یا بیرونی عدالت کسی طرح کی سزا نہیں سنا سکتی تھی تو جمہوری اور عوامی ساکھ رکھنے والی سب سے بڑی جماعت نے ایک ایسے ڈکٹیٹر سے ہاتھ کیوں ملایا جو ذوالفقار علی بھٹو اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں مکروہ تلخ نوائی کرتا رہا اور جس نے اپنی کتاب میں دونوں قومی رہنماؤں کے بارے میں غلیظ زبان استعمال کی؟ اگر یہ سارے مقدمات ریگ ساحل پہ بنے نقش و نگار تھے جنہیں بے لاگ عدل کی کمزوری موج اپنے ساتھ لے جا سکتی تھی تو قومی تاریخ کے سیاہ رو آمر کے ساتھ مذاکرات اور اندرونی و بیرونی قوتوں کی ضمانتوں کے ساتھ ایک ڈیل کی تہمت کیوں مول لی گئی؟

صدارتی انتخابات سے صرف ایک دن قبل پرویز مشرف نے یہ رسوائے زمانہ آرڈیننس کیوں جاری کیا اور آرڈیننس کے اجراء کے اگلے دن خلاف آئین صدارتی انتخابات کی حیا باختہ مشق کے دوران پیپلز پارٹی کیوں ایوانوں میں بیٹھی رہی جبکہ ساری اپوزیشن جماعتیں مستعفی ہو کر صدائے احتجاج بلند کر رہی تھیں؟

کہانی اتنی بھی سادہ نہیں جتنی بنائی جا رہی ہے۔ این آر او ایک پس منظر اور ایک پیش منظر رکھتا ہے۔ پس منظر کے سارے باب امریکہ، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات میں رقم ہوئے۔ پیش منظر کی داستان پاکستان کی لوح پر لکھی گئی جو پوری قوم کے سامنے ہے۔ آج پرویز مشرف این آر او کے اجراء کو ایک بڑی غلطی قرار دیتا ہے۔ محترمہ بینظیر بھٹو کو تو فوراً بعد اس کا احساس ہو گیا تھا۔ وہ مشرف کے فرمان سے کھلی بغاوت کرتے ہوئے پاکستان آگئیں۔ انہوں نے ہر قسم کی مفاہمت کو نظر انداز کرتے ہوئے افتخار محمد چوہدری کو اپنا چیف جسٹس قرار دیا۔ انہوں نے این آر او کو نظر انداز کرتے ہوئے 3 نومبر کی ایمرجنسی کو ایک اور مارشل لا قرار دیا۔ پاکستان آنے کے بعد انہیں اہل وطن کے جذبہ و احساس کا بہت اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا اور ان کی سیاسی ترجیحات این آر او کی قدغنوں سے آزاد ہو رہی تھیں۔ بہت سے لوگوں کو یقین ہے کہ محترمہ زندہ رہتیں تو این آر او کا پیش منظر بالکل بدل جاتا۔ انہیں ایسی پارلیمنٹ اور ایسی غمگسار اپوزیشن ملتی تو وہ این آر او کی فرد ملامت کو ایک طرف پھینک کر میثاق جمہوریت کی روشنی میں زیادہ معتبر، زیادہ باوقار اور زیادہ موثر راستہ ضرور نکال لیتیں۔

> آج پرویز مشرف این آر او کے اجراء کو ایک بڑی غلطی قرار دیتا ہے۔ محترمہ بینظیر بھٹو کو تو فوراً بعد اس کا احساس ہو گیا تھا۔ وہ مشرف کے فرمان سے کھلی بغاوت کرتے ہوئے پاکستان آگئیں۔ انہوں نے ہر قسم کی مفاہمت کو نظر انداز کرتے ہوئے افتخار محمد چوہدری کو اپنا چیف جسٹس قرار دیا۔ انہوں نے این آر او کو نظر انداز کرتے ہوئے 3 نومبر کی ایمرجنسی کو ایک اور مارشل لا قرار دیا۔ پاکستان آنے کے بعد انہیں اہل وطن کے جذبہ و احساس کا بہت اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا اور ان کی سیاسی ترجیحات این آر او کی قدغنوں سے آزاد ہو رہی تھیں۔ بہت سے لوگوں کو یقین ہے کہ محترمہ زندہ رہتیں تو این آر او کا پیش منظر بالکل بدل جاتا۔

پیپلز پارٹی کی قیادت اور حکومت اندازہ ہی نہ کر سکی کہ محترمہ کے قتل، مشرف کی رخصتی، ڈوگر راج کے خاتمے، مسلم لیگ (ن) سے دوری، آزاد عدلیہ کی بحالی اور توانا میڈیا کے ابھار نے سب کچھ بدل دیا ہے۔ انہیں یہ بھی احساس نہ ہوا کہ اب ان کی سپاہ میں کوئی بینظیر نہیں رہی۔ اگر ان حقائق کا ادراک ہوتا

WWW.NAFSEISLAM.COM

کو پیپلز پارٹی پھونک پھونک کر قدم اٹھاتی۔ مدمقابل سیاستدانوں کی نااہلیوں، گورنر راج اور تخت لاہور پر قبضے کی مہم جوئی سے گریز کرتی۔ چٹکیاں کاٹنے کے بجائے قومی اداروں سے بہتر تعلقات کار قائم کرتی۔ وعدوں کا بھرم رکھتی۔ میثاق جمہوریت میں موجود احتسابی نظام کو عملی شکل دیتی۔ میثاق میں ایک سچائی اور مفاہمت کمیشن کا واضح نقشہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ یہ کمیشن تشکیل دے کر این آر او کا مقدر اس کے حوالے کر دیتی۔ معافی تلافی کا اطلاق 1986ء اور 1999ء کی درمیانی مدت تک محدود رکھنے کے بجائے حقیقی مفاہمت اور ایک نئے پاکستان کے عزم راسخ کے ساتھ سارے ماضی پر محیط کر دیتی۔ ان میں سے کوئی کام نہ کیا گیا۔ جابجا مچانیں بنا کر چار سو اندھا دھند تیر اندازی شروع کر دی گئی۔ اپوزیشن، میڈیا، فوج اور عدلیہ، کسی کو معاف نہ کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس خوش گمانی کو ایمان کا درجہ دیدیا گیا کہ مشرف کا جاری کردہ آرڈیننس، مقدس کتاب کی طرح خوشبو میں بسے ریشمی غلاف میں لپٹا، قومی سیاست کے سنہری طاق میں سجا رہے گا اور تمام ریاستی اداروں سمیت پوری قوم اس کے سامنے دست بستہ کھڑی رہے گی۔

میرے پاس اس روش کیلئے بے حکمتی سے زیادہ نرم

مشرف کا جاری کردہ آرڈیننس، مقدس کتاب کی طرح خوشبو میں بسے ریشمی غلاف میں لپٹا، قومی سیاست کے سنہری طاق میں سجا رہے گا اور تمام ریاستی اداروں سمیت پوری قوم اس کے سامنے دست بستہ کھڑی رہے گی۔

اور بامعنی لفظ کوئی نہیں اور المیہ یہ ہے کہ بے حکمتی اب بھی عروج پر ہے اور اسی کو درپیش چیلنجوں کی چارہ گری بنایا جا رہا ہے۔ میں لکھ چکا ہوں کہ پی پی پی کے کرتا دھرتا، چار مفروضوں کی بنیاد پر اپنی بقا کا معرکہ لڑ رہے ہیں۔ فوج ہماری دشمن، عدلیہ ہماری دشمن، میڈیا ہمارا دشمن، نواز شریف ہمارا دشمن۔ یہ چاروں دشمن اپنے اپنے طور پر یا باہمی اشتراک سے ہمارے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ فوج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تو تکار کا حوصلہ ابھی پیدا نہیں ہوا لیکن باقی تینوں پر سنگ زنی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ شام ڈھلے جن کے ہوش و حواس بھی اپنی گرفت میں نہیں ہوتے۔ وہ بھی عدلیہ کو "اپنی حدوں" کے اندر رہنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ عدلیہ نے صرف ایک سطری فیصلہ کیوں نہ دیا کہ "این آر او خلاف آئین ہے" اور بس۔ کیا یہ لوگ ماضی کی عدالتوں کے لاتعداد ایسے فیصلوں سے آگاہ نہیں جن میں کسی قانون کی حیثیت کا تعین کرنے کے بعد اسکے اثرات و نتائج سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ کیا عاصمہ جیلانی کیس میں صرف اتنا ہی کہہ دیا گیا تھا کہ یحییٰ خان غاصب ہے۔" کیا مارشل لاؤں کو جائز قرار دینے والی عدالتوں نے صرف یہی کہنا کافی خیال کیا تھا کہ "نظریہ ضرورت کے تحت چیف آف آرمی اسٹاف کا اقدام درست ہے"؟ کیا 31 جولائی کو 280 صفحات کا فیصلہ جاری کرنے کے بجائے اتنا کہہ دینا مناسب نہ ہوتا کہ "مشرف کا 3 نومبر کا اقدام غیر آئینی ہے؟"

کوئی پنجاب کو لاشیں بھیجنے کا مژدہ سنا رہا ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ اب کے عدالتی قتل ہوا تو پاکستان بھی نہیں رہے گا، کوئی صحافیوں کے ہاتھ کاٹنے کی دھمکیاں دے رہا ہے، کوئی ججوں کو طعنے دے رہا ہے کہ الزام لگنے پر تم نے کیوں استعفیٰ نہ دیا؟ سب کچھ اس این آر او کے خلاف فیصلہ آنے پر ہو رہا ہے جس کا دفاع نہ پارلیمنٹ نے کیا نہ حکومت نے۔ ایک لاش، سپریم کورٹ کی دہلیز پر پھینک دی گئی اور جج صاحبان نے تجہیز و تکفین کا حکم جاری کیا تو ماتم بپا ہو گیا۔ کیا یہ طرز عمل اس جمہوری سسٹم کی بقاء و استحکام کا سبب بنے گا جس کے قصیدے گائے جا رہے ہیں۔

☆☆☆☆

محرم الحرام شریف میں رونما ہونے والے اہم واقعات

(سن ۳ ہجری تا ۱۴۰۲)

☆عاشورہ کا روزہ رکھنے کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا

☆سیدتنا ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت عثمان ذوالنورین سے------

☆غزوہ خیبر------

☆عام الوفود (ساٹھ وفود آئے جنہیں سرکار علیہ الصلوۃ؟ والسلام نے تعلیم دی اور تحائف بھی دیئے------

☆طاعون عمواس------

☆وفات ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆امارت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ-------

☆مصر میں عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا داخلہ-----

☆فتح نہاوند-----

☆شہادت حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ-----

☆فتح سابور------

☆فتح قبرص-----

☆واقعہ صفین-----

☆وفات خوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ--

☆فتوحات افریقہ

☆وفات حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ-----

☆وفات عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ-----

☆وفات سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ-----

☆وفات ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا----

☆وفات سمر بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ------؟؟ھ

☆سانحہ کربلا (سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کی شہادت عمل میں آئی)---

☆وفات مسلم بن عقبہ (فاتح افریقہ)------

☆خلافت مروان-----

☆وفات عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ------

☆فتح فرغانہ------

☆فتح میورقہ ومنورقہ-----

☆وفات کریب مولیٰ بن عباس-----

☆فتح غور------

☆زید بن علی کی شہادت------

☆مراکش والجیریا میں جنگ------

☆میسرہ کی مغرب میں بغاوت------

☆ضحاک خارجی کا خروج اور قتل------

☆ابومسلم کا خراسان پر قبضہ------

☆بنوامیہ کا قتل عام-----

☆کوفہ سے انبار کو دارالخلافہ منتقل کیا گیا----

☆وفات عطاء بن السائب الکوفی------

☆خلافت منصور العباسی-----

☆قیصر روم کی شکست------

☆عطیہ کی دوبارہ آبادی-----

☆قلعہ مصیصہ کی تعمیر جدید----

☆فرقہ راوندیہ کی ابتداء---

☆بغاوت ویلم-----

☆محمد بن السفاح کی بغاوت------

☆قبرص پر مکمل قبضہ-----

☆کفار آرمینا کی بغاوت-----

☆استاذ سیلس کا دعوائے نبوت------

☆وفات محمد بن اسحق اخباری-----

☆افریقہ میں اباضیہ کا زور-----

☆وفات سعید بن ابی عروبہ------

☆خالد برمکی پر جرمانہ-----

☆مسجد نبوی میں توسیع------

☆جنگ روم-----

☆وفات خلیفہ المہدی العباسی------

☆وفات عبدالواحد بن زید البصری------

☆جعفر برمکی کا قتل-----

☆ہارون کے فتوحات روم-----

☆آزربائیجان میں خرامیہ کا ظہور-----

☆امین اور مامون کے درمیان جنگ------

☆وفات ابونواس شاعر-----

☆خلیفہ امین الرشید کا قتل وغارت----

☆عباسیوں کی مردم شماری------

☆دولت اغلبیہ کی ابتداء-----

☆وفات یحییٰ بن مبارک نحوی-----

☆وفات طاہر ذوالیمینن------

☆تفضیل علی کا سرکاری حکم-----

☆وفات اسد بن الفرات المغربی-----

☆شہر طوانہ کی تعمیر-----

☆بابک الخرمی کا قتل-----

☆فرغانہ میں شدید زلزلہ------

☆مکہ میں سخت گرانی-----

☆شہادت احمد الخزاعی-----

☆عراق میں آندھی-----

☆وفات اسحق موصلی الندیم-----

☆متوکل نے کربلا کے تمام نشانات مٹادیئے-----

☆وفات حافظ احمد الاشقر-----

☆وفات دعبل الشاعر-----

☆قتل المستعین وخلافت المعتز-----

☆وفات حافظ احمد بن سعید الدارمی-----

☆دولت صفاریہ کی ابتداء-----

☆بصرہ میں زنگیوں کی شورش-----

☆واسط میں زنگیوں کا فساد-----

☆وفات ابو معشر النجم-----

☆مصر میں زلزلہ-----

☆جنگ مابین خماریہ وابن الساج-----

☆وفات ابوحاتم الرازی-----

☆قرامطہ کا ظہور-----

☆منجموں کی بندش-----

☆سرکاری جشن نوروز کی ممانعت-----

☆قرمطیوں سے جنگ-----

☆وفات ثابت بن قرہ؟ الحکیم-----

☆وفات محدث ابوبکر المروزی صاحب المسند---

☆وفات ابو العباس ،الشاعر المتکلم ۔۔۔۔۔

☆شام میں قرامطہ کے مظالم ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو العباس ابن مسروق ۔۔۔۔۔

☆وزیر ابن الفرات کی گرفتاری ۔۔۔۔۔۔

☆وفات زندیق الراوندی ۔۔۔۔۔۔

☆رومیوں کے خلاف جہاد ۔۔۔۔۔

☆رومیوں کا سفیر بغداد آیا ۔۔۔۔۔

☆وفات محدث ابو یعلی الموصلی صاحب المسند ۔۔۔

☆مصر پر عباسیوں کا قبضہ ۔۔۔۔۔

☆بصرہ میں قرامطہ کے مظالم ۔۔۔۔۔

☆فتح فرغانہ ۔۔۔۔۔

☆ابو علی بن مقلہ وزیر ہوا ۔۔۔۔۔

☆ابو منصور القاھر العباسی کی صرف دو یوم کی خلافت ۔۔۔

☆وفات شیخ المعتزلہ الکعبی ۔۔۔۔۔

☆دیلمیوں کا فارس پر قبضہ ۔۔۔۔۔

☆اصفہان میں قحط ۔۔۔۔۔

☆خلیفہ عباسی کے قبضہ میں صرف بغداد رہ گیا ۔۔۔۔

☆البریدی وزیر ہوا ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں قحط اور وباء ۔۔۔۔۔

☆وفت حافظ ابن عقدہ ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں سیلاب ۔۔۔۔۔

☆شعیہ سنی فسادات ۔۔۔۔۔

☆قرامطہ کا استیصال ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو علی اسفار النحوی ۔۔۔۔۔

☆سیف الدولہ کی رومیوں پر فتح ۔۔۔۔۔

☆وفات شیخ الکوفہ ابو الحسن ۔۔۔۔۔

☆عراق میں روزبہان کی بغاوت ۔۔۔۔۔

☆عراق وشام پر رومیوں کا حملہ ۔۔۔۔۔

☆دو لاکھ ترک اسلام پر ایمان لائے ۔۔۔۔۔

☆وفات قاتک مجنون رومی ۔۔۔۔۔

☆شام پر رومیوں کے حملے اور مظالم ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو علی السکن ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو بکر الحداد مصری ۔۔۔۔۔

☆وفات قاضی منذر البلوطی ۔۔۔۔۔

☆سرکاری طور پر جبراً ماتم ۔۔۔۔۔

☆وفا احمد السندی ۔۔۔۔۔

☆دمشق پر فاطمیوں کا قبضہ ۔۔۔۔۔

☆وفات معزول خلیفہ المطیع العباسی ۔۔۔۔

☆وفات ابو بکر احمد ختلی ۔۔۔۔۔

☆نوبت بجنے کی ابتداء ۔۔۔۔۔

☆وفات حافظ ابو الشیخ ۔۔۔۔۔

☆وفات ابن خالویہ نحوی ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں شدید قحط ۔۔۔۔۔

☆شمس الدولہ ابن البویہ کی ولادت ۔۔۔۔۔

☆دنیا کی سب سے بڑی رصد گاہ بغداد میں تعمیر کی گئی ۔۔۔

☆وفات ابو جعفر المتکلم الجوہری ۔۔۔۔۔

☆وفات الوزیر الیہودی بن کلبی ۔۔۔۔۔

☆جے پال سے دوسری جنگ ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں فوجی فسادات ۔۔۔۔

☆وفات فقیہ ابن ابو العکبری ۔۔۔۔۔

☆شدت سرما (بغداد) ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو عمرو الباجی ۔۔۔۔۔

☆ظہور ابور کو مدعی امامت ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں فسادات ۔۔۔۔۔

☆وفات ابن میمون الطلیطلی ۔۔۔۔۔

☆موصل میں فاطمی خطبہ ۔۔۔۔۔

☆تحقیق نسب نامہ عبیدین ۔۔۔۔۔

☆وفات حافظ سلیمان الحیکندی ۔۔۔۔۔

☆اندلس میں علی الناصر بن جمود حاکم ہوا ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں فسادات ۔۔۔۔۔

☆وفات قاضی منصور ہراتی ۔۔۔۔۔

☆ایک مصری باطنی نے حجر اسود کو ہتھوڑا مار کر توڑ دیا ۔۔۔۔

☆وفات ابو عبداللہ الغفاری ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو اسحق الاسفرائینی ۔۔۔۔۔

☆عراق میں شدید ژالہ باری ۔۔۔۔۔

☆مسعود غزنوی نے اصفہان کو تاراج کیا ۔۔۔۔۔

☆وفات امام المفسرین ابو اسحق ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو بکر الاصبہانی صاحب ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو یعقوب القراب ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو نعیم الاصبہانی ۔۔۔۔۔

☆فاطمیوں نے ابو بکر نام رکھنے کی ممانعت کر دی ۔۔۔۔۔

☆وفات امیر قرطبہ جمہور بن محمد ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں اذان کے ساتھ نوبت ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو علی المالکی صاحب الروضہ ۔۔۔۔۔

☆مراکش میں الجیریا میں دوبارہ عباسی خطبہ ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں فرقہ وارانہ فسادات ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو القاسم التنوخی ۔۔۔۔۔

☆مصر میں قحط اور وباء ۔۔۔۔۔

☆عراق میں شدید قحط اور وباء ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو القاسم الخفاف ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو الفضل بن عمروس ۔۔۔۔۔

☆وفات محمد بن حمدون السلمی ۔۔۔۔۔۔

☆وفات خدیجہ بغدادیہ ۔۔۔۔۔۔

☆وفات ابو القاسم محمود الفورانی ۔۔۔۔

☆شام میں زلزلہ ۔۔۔۔۔

☆قتل ابو شجاع ۔۔۔۔

☆عراق مین زبردست سیلاب ۔۔۔۔۔

☆طلیطلہ پر عیسائیوں کا قبضہ ۔۔۔۔۔

☆حرمین میں عباسیوں کے نام کا خطبہ ۔۔۔۔۔

☆شہادت عبد الملک البصری ۔۔۔۔۔

☆شہادت نظام الملک الوزیر ۔۔۔۔۔۔

☆وفات شیخ الاسلام البکاری ۔۔۔۔۔

☆وفات المقتدی العباسی وخلافت المستظہر ۔۔۔۔

☆وفات ابو الفضل ابن خیرون ۔۔۔۔

☆وفات ابو طاہر الباقلانی ۔۔۔۔۔

☆وفات العقیہ نصر النابلسی ۔۔۔۔۔

☆عیسائیوں نے شام میں مسلمانوں کا قتل عام کیا ۔۔۔۔۔

☆حسن بن صباح کا خوف چھا گیا ۔۔۔۔۔

☆فرنگیوں کا عکہ پر قبضہ ۔۔۔۔۔

☆نہاوند میں ایک مدعی نبوت کا قتل ۔۔۔۔۔

☆وفات یوسف بن تاشفین بانی مراکش ۔۔۔۔۔

☆فخر الاسلام قاضی الرویانی کو باطنیوں نے جامع آملہ میں قتل کر دیا ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو الحسن الکیا ہراسی ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو الحسن العلاف ۔۔۔۔۔

☆وفات ابو الحسن الدامغانی ۔۔۔۔۔

☆ایوان حکومت میں آگ لگ گئی (بغداد) ۔۔۔۔۔

☆خلیفہ المسترشد نے دبیس کو شکست دی ۔۔۔۔۔

☆شہر صور پر فرنگیوں کا قبضہ ۔۔۔۔۔

☆دمشق میں قتل عام ۔۔۔۔۔

☆بغداد میں اڑنے والے بچھو پیدا ہو گئے ۔۔۔۔۔

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

☆ قتل ابوالحسن بن ابی یعلی-----

☆ وفات ابوعلی الفارقی-----

☆ وفات علی بن عطیہ الشاعر-----

☆ سلطان سنجر اور کفار تاتار میں جنگ عظیم-----

☆ وفات عبدالوہاب الانماطی-----

☆ وفات ابومنصور الجوالیقی-----

☆ طرابلس میں فرنگیوں کا قبضہ-----

☆ نورالدین محمود زنگی نے فرنگیوں سے تین قلعے واپس لئے---

☆ وفات محمد بن غلام الفرس الدانی-----

☆ بغداد میں کئی بار آگ لگی-----

☆ شام کے تیرہ شہر زلزلہ سے تباہ ہو گئے-----

☆ نورالدین کے سامنے سے فرنگیوں کی فراری----

☆ بغداد میں رافضیوں کی بے اعتدالیاں-----

☆ وفات ہب؟ اللہ الدقاقی-----

☆ شام میں زلزلہ (؟؟ ہزار ہلاک)-----

☆ نورالدین کی فتوحات-----

☆ آخری فاطمی امام العاضد کی معزولی اور عباسی خطبہ کا اجراء

☆ مسلمانوں نے یمن اور طرابلس الغرب فتح کیا-----

☆ وفات وعمل بن کارہ الفقیہ الحریمی-----

☆ فصیل قاہرہ کی بنیاد-----

☆ واقعہ الرملہ (فرنگیوں نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا)-----

☆ بغداد میں ابن فرایا کا قتل-----

☆ پرنس ارناٹ کی مدینہ منورہ کی طرف فوج کشی اور عزیز الدین فرخشاہ کی مدافعت ارناٹ کی شکست-----

☆ وفات اسعد بن المطر ان الطیب-----

☆ علاؤالدین خوارزم شاہ کا بخارا پر قبضہ-----

☆ وفات عماد الدین الملک العزیز-----

☆ مصر میں قحط-----

☆ وفات القاضی ابوبکر الاموری-----

☆ وفات روز بہان صوفی مفسر-----

☆ وفات اثیر الدین الاخسیکتی-----

☆ حکومت ناصر الدین محمود (دہلی)-----

☆ وفات سیف الدین امیر لاچین پدر امیر خسرو---

☆ ہلاکو خان نے بغداد کو تاراج کر دیا-----

☆ خلافت الحاکم الاول عباسی-----

☆ وفات حضرت بابا فرید گنج شکر (پاک پتن شریف)-----

☆ وفات یحییٰ حلی فقیہ شعیہ-----

☆ شام پر تاتاریوں کا حملہ اور شکست-----

☆ تخت نشینی عثمان بانی دولت عثمانیہ-----

☆ قتل زیدیق فتح الدین-----

☆ حکومت قطب الدین مبارک خلجی-----

☆ وفات ملا کمال کاشی-----

☆ حکومت فیروز تغلق-----

☆ وفات خلیل بن کیکلدی-----

☆ تخت نشینی بایزید یلدرم عثمانی و محمد تغلق-----

☆ وفات سعد الدین تفتازانی-----

☆ وفات جمال الدین الہنسی-----

☆ وفات شمس الدین محمد الشوکی-----

☆ شہادت علامہ ابن النحاس مصنف مصارع العشاق----

☆ وفات شہاب الدین بن حجی-----

☆ مصر میں طاعون اور قحط-----

☆ قتل نسیم الدین شیخ الحروفیہ-----

☆ وفات برہان الدین ابن عذار-----

☆ مدینہ منورہ میں سنیوں کا قتل-----

☆ وفات شمس الدین عجلونی-----

☆ وفات زین الدین ابن الخراط الشاعر-----

☆ وفات قاسم انوار-----

☆ وفات شمس الدین القایاتی-----

☆ خلافت حمزہ القاسم و تخت نشینی محمد الفاتح عثمانی-----

☆ وفات جلال الدین اکمل-----

☆ خلافت المتوکل ثانی-----

☆ وفات قاضی ابن الشحنہ حنفی-----

☆ مصر میں قحط-----

☆ مصر میں قحط-----

☆ وفات حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی (عاشق رسول)---

☆ فتح الباری شرح بخاری مکہ سے یمن (زبیدہ) لائی گئی--

☆ وفات عبدالرحمٰن الجمرانی-----

☆ وفات جلال الدین دوانی-----

☆ یمن میں شدید طوفان بادوباراں-----

☆ وفات کبیر داس-----

☆ وفات امام قسطلانی شارح بخاری-----

☆ وفات نورالدین الاشمونی-----

☆ وفات خوند میر (قانون ہمایوں)-----

☆ حکومت شیر شاہ سوری-----

☆ قتل ہیمول بقال-----

☆ کشمیر میں حکومت غازی خاں چوک-----

☆ وفات محمد غوث گوالیاری-----

☆ مکہ مکرمہ میں سیلاب-----

☆ وفات عبداللہ الفاکہی-----

☆ وفات سراج الدین عمر العیدروس (عدن)-----

☆ وفات فیضی علامہ-----

☆ قتل نوراللہ شوستری-----

☆ وفات صائب تبریزی-----

☆ خلافت سلیمان ثانی-----

☆ وفات باقر مجلسی-----

☆ وفات نعمت خان عالی-----

☆ وفات مرزا عبدالقادر بیدل-----

☆ وفات کلیم اللہ جہاں آبادی-----

☆ محمد بن سعود اور محمد بن عبدالوہاب نجدی نے تلوار کے زور سے وہابیت پھیلانا شروع کی-----

☆ کریم خان زند نے صفوی حکومت ختم کر دی (حسین ثانی)--

☆ ولادت ٹیپو سلطان شہید-----

☆ وفات امیر تقی خیال؟-----

☆ وفات میر قاسم صوبہ دار بنگالہ-----

☆ وفات مرزا مظہر جان جاناں-----

☆ وفات کمال؟ گیاوی (کمال الحکم؟)-----

☆ سعود بن عبدالعزیز فاتحانہ مکہ میں آیا-----

☆ وفات میر تقی میر؟-----

☆ وفات حافظ دراز پشاوری (شارح پشاوری)----

☆ قتل علی محمد باب قرۃ العین-----

☆ وفات مرزا دبیر لکھنوی-----

☆ وفات سوامی دیانند سرسوتی (بانی آریہ دھرم)-----

☆ وفات واجد علی شاہ (کلکتہ)-----

☆ وفات حاجی وارث علی-----

☆ وفات محمد حسین آزاد-----

☆ وفات شمس الحق عظیم آبادی (شارح ابوداؤد)-----

☆ وفات مفتی لطف اللہ علیگڑھ-----

☆ قیام جامعہ ملیہ اسلامیہ-----

☆ وفات اکبر الہ آبادی-----

☆ آزادی مصر-----؟؟؟؟ھ

☆ قتل لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان-----

☆ آزادی صومالیہ-----

☆ یمن میں جمہوریت-----

☆ وفات سید عبدالاحد فائق-----

☆ وصال مفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب علیہ الرحمہ-----

خواتین کا صفحہ

انچارج صفحہ: ڈاکٹر عفت صدیقی

بچوں کی اصلاح کیسے کی جائے؟

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:۔"اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کہ مشک والا اور بھٹی جھونکنے والا۔ چنانچہ مشک والا یا تم کو مشک ہدیہ کر دے گا یا تم اس سے خرید لوگے یا تم اس کی اچھی خوشبو سونگھ لوگے۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس کی بدبو سونگھوگے۔"(بخاری شریف)

فائدہ:۔

دوستی، تعلقات اور صحبت کا انسان کے مزاج اور عادت میں بڑا اثر اور کافی دخل ہوتا ہے اور اس کے اثرات پوری سوسائٹی پر پڑتے ہیں۔ معاشرہ ترقی و کامرانی کی طرف رواں دواں رہتا ہے یا پھر دو قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اسے اطمینان و سکون میسر آتا ہے یا قلق و اضطراب کچوکے لگانے لگتا ہے۔ خاص طور پر بچوں کو بگاڑنے اور خراب کرنے کا سب سے بڑا سبب بری صحبت اور برے ساتھی ہوتے ہیں۔ خاص طور پر بچہ اگر سیدھا سادہ ہو تو گندی محفلوں اور بدکرداروں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بہت جلد متاثر ہو کر ان کی گندی عادات اور برے اخلاق اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔

اسلام نے اپنی تعلیمات کے ذریعے والدین اور تربیت کرنے والے حضرات کی توجہ اس طرف مرکوز کر دی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی مکمل نگرانی رکھیں، خاص طور پر اس عمر میں جب وہ ہوشیار ہو جائیں اور بالغ ہونے کی عمر کو پہنچ جائیں تا کہ ان کو معلوم ہو کہ بچے کس کے ساتھ رہتے ہیں اور کس کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، کہاں صبح و شام گزارتے ہیں اور کن کن جگہوں پر ان کا آنا جانا رہتا ہے۔ اس طرح اسلام نے یہ بھی رہنمائی کی کہ اولاد کے لئے نیک اور اچھے ساتھیوں کا انتخاب کیا جائے تا کہ وہ ان سے اچھے اخلاق و آداب سیکھیں اور اس پر بھی خبردار کر دیا کہ انہیں گندے اور بدکردار ساتھیوں سے بچایا جائے تا کہ یہ بھی ان جیسے گمراہ اور بداخلاق نہ بنیں۔

(اور جس دن گناہگار اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھے نصیحت سے بہکا دیا اس کے بعد کہ نصیحت مجھے پہنچ چکی تھی اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔) (فرقان29۔27)

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے اس لئے تم میں سے ہر ایک دیکھ لے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (بحوالہ ترمذی شریف) اگر والدین خود ہی اخلاق و کردار سے واقف نہ ہوں تو اپنی اولاد کی صحیح ڈگر پر کس طرح تربیت کریں گے۔

انسان کے مزاج میں ہے کہ وہ کسی نہ کسی کو اپنا رہبر و رہنما بناتا ہے اور دانستہ و غیر دانستہ طور پر اس کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ اب اگر کسی کا رہبر اور رہنما گویئے اور میراثی قسم کے لوگ ہوں گے تو وہ انہی کی طرح بننا چاہے گا اور ان حالات میں پروان چڑھ کر معاشرہ کے لئے ناسور بن جائے گا، لیکن اگر لوگوں کے رہبر و رہنما نیک لوگ ہوں گے تو نہ صرف خود ان کے اخلاق بلند ہوں گے بلکہ ان کے اپنے مزاج میں اور ان سے رابطہ رکھنے والوں کے مزاج میں نیکی کا رنگ نمایاں ہوگا۔ اسلام نے تعلقات کو بڑی اہمیت دی ہے۔ ان کے ذریعہ آپ چند افراد سے ربط رکھتے ہیں ان پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور ان سے اثر قبول بھی کرتے ہیں اور یہ لوگ ایک لمبی مدت تک آپ کی زندگی سے بہت قریب رہتے ہیں۔ ان تعلقات کی بنیاد اگر خلوص وللہیت پر ہو اور اچھے نصب العین کے پیش نظر یہ دوستیاں انجام پائی ہوں تو اللہ تعالیٰ انھیں مقبولیت عطا کرتا ہے اور ان میں برکت دیتا ہے ورنہ انھیں انہی افراد کے منہ پر مار دیتا ہے۔

(اس روز (جو آپس میں) دوست ہیں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے، مگر پرہیزگار (ایک دوسرے کے دوست ہی رہیں گے۔) اے میرے بندو، آج تمھیں نہ کچھ خوف ہے نہ تمھیں کوئی غم لاحق ہوگا۔) (زخرف۔68۔67) بہترین صحبت کی اولین شرط یہ ہے کہ وہ اغراض و مفادات سے پاک ہو اور خالص سچائی کے لئے اختیار کی گئی ہو اور ایمان و احسان کے زیر سایہ پروان چڑھے یہی مفہوم ہے اللہ کے لئے محبت کرنے کا۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆

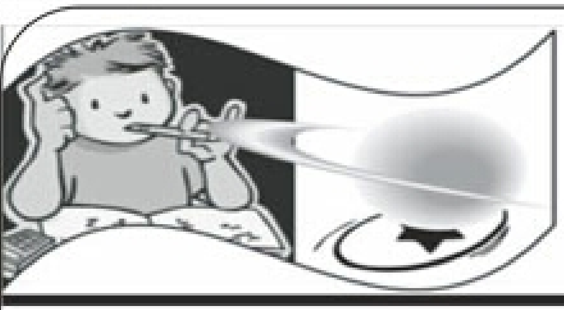

بچوں کا صفحہ

انچارج صفحہ
عبدالباسط

تلاوت قرآن قرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا (یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے سے مراد ان کی خاص تجلیات کی زیارت ہے) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ آپ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قراۃ القرآن۔ یعنی قرآن کا کثرت سے پڑھنا۔ امام صاحب نے عرض کیا بفھم او بلا فھم یعنی قرآن کو سمجھ کر پڑھا جائے یا بلا سمجھے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا بفھم او بلا فھم یعنی سمجھ کر اور بلا سمجھے دونوں طرح۔ (مرسلہ: مرسلین احمد۔۔۔کوئٹہ)

سب سے بڑا جھوٹ

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کسی شخص کی اس کے والد کی بجائے کسی دوسری طرف نسبت کی جائے یا کوئی شخص ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرلے جو اس نے نہ دیکھی ہو یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات کی نسبت کرلے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔ (بخاری شریف)

سلطنت کی قیمت

حکایات میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے عہد کے بادشاہ سے ایک دن پوچھا کہ اگر تم اتفاقاً شکار کے لیے کہیں جاؤ؟ اور راستہ بھول کر تن تنہا رہ جاؤ؟ اور اس وقت تمہیں شدت سے پیاس لگے۔ حتیٰ کہ اس کے باعث تمہیں یوں محسوس ہو کہ اب شاید جان ہی نکل جائے گی اور اسی مشکل وقت میں کوئی شخص تمہارے پاس ایک پیالہ پانی لائے اور یہ مطالبہ کرے کہ اگر آدھی سلطنت اس کے نام کردی جائے تو تمہیں پانی کا پیالہ ملے گا۔ تو کیا تم آدھی سلطنت دے کر وہ پانی کا پیالہ خرید لو گے یا نہیں؟ بادشاہ نے کہا کیوں نہیں۔ میں ضرور خرید لوں گا۔ بزرگ نے پھر کہا اگر اتفاق سے تمہارا پیشاب بند ہو جائے اور اس مشکل سے نجات کی کوئی صورت بھی نظر نہ آئے۔ ایسے میں ایک شخص آئے اور کہے کہ اپنی آدھی سلطنت مجھے دیدو تو میں تمہیں صحت یاب کردوں گا اس صورت میں کیا تم اپنی باقی آدھی سلطنت بھی اسے دے دو گے۔ بادشاہ نے کہا بالکل میں بقیہ نصف سلطنت بھی اس کو دے دوں گا۔ بزرگ یہ جواب سن کر مسکرائے اور فرمایا۔ بادشاہ سلامت آپ کی سلطنت کی یہ قیمت ہے......ایک پیالہ پانی اور ایک پیشاب......لیکن آپ اس سلطنت کی محبت میں اس قدر غرق ہیں کہ یاد الٰہی سے محروم ہوگئے۔

(مرسلہ: زیب قادر۔)

بیت اللہ کو جانے والا لڑکا

شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے جنگل میں ایک نابالغ لڑکا دیکھا جو راستے میں چل رہا تھا اور اس کے لب حرکت کر رہے تھے۔ میں نے سلام کیا۔ اس نے جواب دیا میں نے پھر سوال کیا صاحبزادے کہاں جا رہے ہو؟ کہا بیت اللہ کو جاتا ہوں، میں نے پوچھا کن الفاظ کے ساتھ لبوں کو حرکت دیتے ہو؟ لڑکے نے کہا قرآن کے ساتھ، میں نے کہا ابھی

تک تم پر حج فرض نہیں ہوا؟ لڑکے نے کہا موت کو دیکھتا ہوں کہ مجھ سے چھوٹوں کو لے رہی ہے......پھر میں نے کہا......تمہارے قدم چھوٹے ہیں اور راستہ دور کا ہے۔ کہا مجھ پر قدم اٹھانا اور خدا پر منزل مقصود پر پہنچانا ہے۔ اس نے کہا اے چچا کوئی مخلوق میں سے تم کو اپنے گھر بلائے تو کیا یہ مناسب ہے کہ تم اپنے ساتھ کھانا لیکر اس کے گھر جاؤ، میں نے کہا نہیں، لڑکے نے کہا میرا سردار اپنے بندوں کو اپنے گھر بلاتا ہے اور ان کو گھر کی زیارت کی اجازت دیتا ہے۔ ان کے ضعیف یقین نے انہیں توشہ لینے پر آمادہ کیا اور میں اس کو برا جانتا ہوں، ادب کا لحاظ کرتا ہوں۔ پھر لڑکے نے مجھ سے پوچھا کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ مجھے ضائع و برباد کردے گا۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ یہ کہہ کر لڑکا میری نظر سے غائب ہوگیا۔ پھر میں نے اسے مکہ میں دیکھا اور اس نے مجھے دیکھا اور کہا اے شیخ تم ابھی تک ضعیف یقین ہی پر ہو (روض الریاحین)

عظیم باپ کا عظیم بیٹا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے والد غلام تھے، اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے تھے، ایک مرتبہ مالک باغ میں آیا اور کہا ''میٹھا انار لایئے'' مبارک رحمۃ اللہ علیہ ایک درخت سے انار توڑ کر لائے، مالک نے چکھا تو کھٹا تھا، اس کی تیوری پر بل آئے۔ کہا ''میں میٹھا انار مانگ رہا ہوں، تم کھٹا لائے ہو'' مبارک رحمۃ اللہ علیہ جا کر دوسرے درخت سے انار لائے، مالک نے کھا کر دیکھا تو وہ بھی کھٹا تھا، غصہ ہوئے، کہنے لگے ''میں نے تم سے میٹھا انار مانگا ہے اور تم جا کر کھٹا لے آئے ہو'' مبارک رحمۃ اللہ علیہ گئے اور ایک تیسرے درخت سے انار لیکر آئے، اتفاقاً وہ بھی کھٹا تھا، مالک کو غصہ بھی آیا اور تعجب بھی ہوا، پوچھا ''تمہیں ابھی تک میٹھے کھٹے کی تمیز اور پہچان نہیں''......مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا ''میٹھے کھٹے کی پہچان کھا کر ہی ہو سکتی ہے اور میں نے اس باغ کے کسی درخت سے بھی کوئی انار نہیں کھایا''......مالک نے پوچھا ''کیوں''؟......مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ جناب وہ اس لیے کہ آپ نے باغ کی رکھوالی کی ذمہ داری مجھے سونپی تھی، باغ سے کھانے کی اجازت نہیں دی ہے اور آپ کی اجازت کے بغیر میرے لئے کسی انار کا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے''؟......یہ بات مالک کے دل میں گھر کر گئی......تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعتاً مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی کسی درخت سے کوئی انار نہیں کھایا۔ مالک اپنے غلام مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم دیانت داری سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کردیا۔ اسی بیٹی سے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ جل شانہ نے علمائے اسلام میں جو مقام عطا فرمایا ہے وہ محتاج تعارف نہیں۔

(مرسلہ: محمد ندیم۔ کراچی)

"وعدے کی پابندی کرو بیشک عہد کے بارے میں تم سے باز پرس ہوگی۔" (القرآن: سورۂ بنی اسرائیل)

Monthly Mustafai News Karachi

ماہنامہ

مصطفائی نیوز

کراچی

Reg# SC.1297

جنوری 2010

کرپشن سے پاک پاکستان

کرپشن سے اجتناب کیجئے

کرپٹ افراد کو بے نقاب کیجئے

کرپٹ افراد کا احتساب کیجئے

مصطفائی تحریک

سنی رہبر کونسل پر کراچی کے مظلوم شہریوں کا اعتماد پہیہ جام ہڑتال

مصطفائی رضا کار مصروف خدمت ہیں

پاکستان بھر میں مصطفائی برادری کا اپنا ترجمان